ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

25

www.tanzeem.org

24 تا 30 جون 2014ء/25 شعبان تا 2 رمضان المبارک 1435ھ

اس شمارے میں

ہم سب گلوبٹ ہیں؟

انقلابی جماعت کی تیاری

سیدھی راہ؟

رمضان کیا ہے؟

حرام کمائی کی خباثتیں

نبی ﷺ کی محبت: آخرت کی نجات

پاکستان میں دہشت گردی......
آخر کب تک؟

تنظیم اسلامی کی دعوتی وتربیتی سرگرمیاں

اللہ تعالیٰ کے انعام کے حق دار

ثوابِ الٰہی کی بخشش صرف اُنہی لوگوں کے حصہ میں آتی ہے جن میں اتنا تحمل اور اتنی ثابت قدمی موجود ہو کہ حلال طریقے ہی اختیار کرنے پر مضبوطی کے ساتھ جمے رہیں، خواہ اُن سے صرف چٹنی روٹی میسر ہو یا کروڑ پتی بن جانا نصیب ہو جائے، اور حرام طریقوں کی طرف قطعاً مائل نہ ہوں خواہ اُن سے دنیا بھر کے فائدے سمیٹ لینے کا موقع مل رہا ہو۔ اِس آیت میں اللہ کے ثواب سے مراد ہے وہ رزقِ کریم جو حدود اللہ کے اندر رہتے ہوئے محنت وکوشش کرنے کے نتیجے میں انسان کو دنیا اور آخرت میں نصیب ہو۔ اور صبر سے مراد ہے اپنے جذبات اور خواہشات پر قابو رکھنا، لالچ اور حرص و آز کے مقابلے میں ایمانداری اور راستبازی پر ثابت قدم رہنا، صداقت و دیانت سے جو نقصان بھی ہوتا ہو یا جو فائدہ بھی ہاتھ سے جاتا ہو اُسے برداشت کر لینا، ناجائز تدبیروں سے جو منفعت بھی حاصل ہو سکتی ہو اسے ٹھوکر مار دینا، حلال کی روزی خواہ بقدر سدِ رمق ہی ہو اُس پر قانع و مطمئن رہنا، حرام خوروں کے ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر رشک وتمنا کے جذبات سے بے چین ہونے کے بجائے اس پر ایک نگاہِ غلط انداز بھی نہ ڈالنا اور ٹھنڈے دل سے یہ سمجھ لینا کہ ایک ایماندار آدمی کے لیے اس چمکدار گندگی کی بہ نسبت وہ بے رونق طہارت ہی بہتر ہے جو اللہ نے اپنے فضل سے اس کو بخشی ہے، رہا یہ ارشاد کہ "یہ دولت نہیں ملتی مگر صبر کرنے والوں کو" تو اس دولت سے مراد اللہ کا ثواب بھی ہے اور وہ پاکیزہ ذہنیت بھی جس کی بنا پر آدمی ایمان و عمل صالح کے ساتھ فاقہ کشی کر لینے کو اِس سے بہتر سمجھتا ہے کہ بے ایمانی اختیار کر کے ارب پتی بن جائے۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

تفہیم القرآن (القصص:80)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

کہاں ہیں میرے شریک؟

[illegible] | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات 27 تا 29

ثُمَّ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ یُخۡزِیۡہِمۡ وَ یَقُوۡلُ اَیۡنَ شُرَکَآءِیَ الَّذِیۡنَ کُنۡتُمۡ تُشَآقُّوۡنَ فِیۡہِمۡ ؕ قَالَ الَّذِیۡنَ
اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ اِنَّ الۡخِزۡیَ الۡیَوۡمَ وَ السُّوۡٓءَ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۲۷﴾ۙ الَّذِیۡنَ تَتَوَفّٰىہُمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیۡۤ
اَنۡفُسِہِمۡ ۪ فَاَلۡقَوُا السَّلَمَ مَا کُنَّا نَعۡمَلُ مِنۡ سُوۡٓءٍ ؕ بَلٰۤی اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌۢ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۸﴾
فَادۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ فَلَبِئۡسَ مَثۡوَی الۡمُتَکَبِّرِیۡنَ ﴿۲۹﴾

آیت ۲۷ ﴿ثُمَّ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ یُخۡزِیۡہِمۡ وَ یَقُوۡلُ اَیۡنَ شُرَکَآءِیَ الَّذِیۡنَ کُنۡتُمۡ تُشَآقُّوۡنَ فِیۡہِمۡ ؕ﴾ ’’پھر قیامت کے دن اللہ انہیں رسوا کرے گا اور کہے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کی حمیت میں تم جھگڑتے تھے؟‘‘

قیامت کے دن انہیں مزید رسوا کرنے کے لیے ان سے پوچھا جائے گا کہ آج تمہارے وہ من گھڑت معبود کہاں ہیں جن کی حمایت اور حمیت کی وجہ سے تم بڑی بڑی جنگیں لڑنے پر تیار ہو جاتے تھے؟

﴿قَالَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ اِنَّ الۡخِزۡیَ الۡیَوۡمَ وَ السُّوۡٓءَ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۲۷﴾﴾ ’’کہیں گے وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے کہ یقیناً آج کے دن رسوائی اور بدبختی کافروں ہی کے لیے ہے۔‘‘

آیت ۲۸ ﴿الَّذِیۡنَ تَتَوَفّٰىہُمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ ۪﴾ ’’جن (کی روحوں) کو قبض کرتے ہیں فرشتے اس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے‘‘

ایسے لوگ جنہیں اپنی زندگی میں اللہ یاد ہے نہ آخرت، نیکی کی رغبت ہے نہ برائی سے نفرت، بس اپنی عیش کوشی اور نفس پرستی میں مگن ہیں۔ اسی حالت میں جب فرشتے ان کے پاس پروانہ موت لے کر آدھمکیں گے:

﴿فَاَلۡقَوُا السَّلَمَ مَا کُنَّا نَعۡمَلُ مِنۡ سُوۡٓءٍ ؕ﴾ ’’تو (اُس وقت) وہ اطاعت پیش کریں گے کہ ہم تو کوئی بُرے کام نہیں کر رہے تھے۔‘‘

﴿بَلٰۤی اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌۢ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۸﴾﴾ ’’(تو فرشتے کہیں گے) کیوں نہیں، اللہ خوب جانتا ہے اسے جو کچھ تم کر رہے تھے۔‘‘

موت کے فرشتوں کے سامنے وہ سر تسلیم خم کرتے ہوئے اپنے اسلام اور اطاعت کا اظہار کریں گے اور اس طرح ان کے سامنے بھی جھوٹ بولنے کی کوشش کریں گے۔

آیت ۲۹ ﴿فَادۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ﴾ ’’اب تم داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں، اسی میں ہمیشہ رہنے کے لیے۔‘‘

﴿فَلَبِئۡسَ مَثۡوَی الۡمُتَکَبِّرِیۡنَ ﴿۲۹﴾﴾ ’’پس کیا ہی بُرا ٹھکانہ ہے متکبرین کا!‘‘

فرمان نبوی

جنت کی ضمانت

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَکَفَّلَ لِیْ اَنْ لَا یَسْئَالَ النَّاسَ شَیْئًا اَتَکَفَّلُ لَہٗ بِالْجَنَّۃِ" فَقُلْتُ: اَنَا: فَکَانَ لَایَسْئَالُ اَحَدًا شَیْئًا)) (رواہ ابوداوٗد)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جو شخص مجھے اس کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے سوال نہیں کرے گا، میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں!‘‘ میں نے عرض کیا۔ میں آپؐ سے اس کا عہد کرتا ہوں۔ اس کے بعد ثوبانؓ نے کسی سے کچھ نہیں مانگا۔‘‘

تشریح: ’’اسلام میں اس بات کو ناپسند کیا گیا ہے کہ انسان دوسروں پر بوجھ بن جائے اور دست سوال دراز کرتا پھرے۔ اس کے برعکس نیکی یہ ہے کہ دوسروں کے کام آیا جائے۔ سوال کرنے سے حیا جاتی رہتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ چنانچہ جب آپؐ کسی کو بھیک مانگتا دیکھتے تو اُسے اپنے ہاتھ سے محنت کر کے روزی کمانے کی تلقین کرتے۔ سوال کرنے کی آپؐ نے اس قدر مذمت فرمائی کہ آپؐ کے ساتھی اس معاملے میں اس قدر محتاط ہو گئے کہ اگر کسی سوار کا چابک گر جاتا تو وہ کسی سے سوال کرنے کے بجائے خود سواری سے اتر کر اپنا چابک اٹھاتا تھا۔

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
24 تا 30 جون 2014ء جلد 23
25 شعبان تا 2 رمضان المبارک 1435ھ شمارہ 25
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
نائب مدیر: محبوب الحق عاجز
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:
67-اے علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور-54000
فون: 36316638-36366638 فیکس: 36313131
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور-54700
فون: 35869501-03 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 12 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ......450 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا------------------(2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ
مرزا ایوب بیگ

ہم سب گلو بٹ ہیں؟

کئی دہائیاں پہلے جب منیر نیازی نے کہا تھا۔

منیر اس ملک پر آسیب کا سایہ ہے یا کیا ہے
کہ حرکت تیز تر ہے اور سفر آہستہ آہستہ!

تو اُس مایوسی میں بھی اُس نے بہر حال سفر کے طے ہونے کا اعتراف کیا تھا، اگرچہ رفتار سست تھی، لیکن کسی جمود یا ریورس گیئر کی بات نہیں کی تھی۔ آج قومی سطح پر وہ سست رفتاری بھی خواب و خیال بن چکی ہے، البتہ حرکت پہلے سے بھی کہیں تیز ہے، لیکن قوم کی نبض ڈوب رہی ہے۔ حرکت کی تیزی کا یہ عالم ہے کہ بیرونِ ملک اور دشمن تک پہنچنے کی نوبت ہی نہیں آ رہی، ہم خود ہی اپنے ایئر پورٹس پر حملہ آور ہو کر کھڑے جہازوں کو جلا کر راکھ کرنے کے لئے جہاد کر رہے ہیں اور ہماری فضائیہ اپنے نہتے عوام اور سویلین آبادیوں پر خود ہی ٹھیک ٹھیک نشانے لگا رہی ہے۔ البتہ اس حوالہ سے US AID ڈرون کی شکل میں ہماری مدد کو پہنچ رہی ہے۔ اس کے علاوہ ہم اس جنگ میں خود کفیل ہیں۔ نوحے کہتے کہتے اب یہ حالت ہوگئی ہے کہ ہمیں خود پر پیشہ ور نوحہ گر ہونے کا شبہ ہونے لگا ہے۔ ہمیں یا تو نوحہ کہنے میں عافیت محسوس ہونے لگی ہے یا صبر کا دامن ہمارے ہاتھ سے چھوٹا جا رہا ہے۔ ہم جب چاروں طرف نگاہ دوڑا کر لکھنے کے لئے قلم اٹھاتے ہیں تو یہ قلم خون میں نہا جاتا ہے۔ گرمی سے جھلسے ہوئے اور لوڈشیڈنگ زدہ پاکستانی جب برسات کی آمد اور بارانِ رحمت کی توقع میں آسمان کی طرف دیکھتے ہیں تو آسمان اُنہیں ابر آلود تو نہیں نظر آتا جو اُن کی زمینوں پر ہریالی لے آئے، البتہ فضا میں وہ طیارے نظر آتے ہیں جو اپنوں ہی گھروں کو تہس نہس کر کے خون کی ندیاں بہا رہے ہیں۔ کس کی نظر کھا گئی ہے اُس قوم کو جس نے "لا الٰہ الا اللہ" پر اپنی بنیاد رکھی تھی، جس کی اسمبلی نے قرار دادِ مقاصد منظور کر کے قوم کی قبلہ رخ صف بندی کی تھی، جس کے 31 جید علماء نے 22 نکات پر اتفاق کر کے اس پروپیگنڈے کا منہ توڑ جواب دیا تھا کہ کس کا اسلام نافذ ہوگا۔ اب یہ سب کچھ خواب و خیال ہو چکا ہے۔

ابھی تحریک طالبان پاکستان کی دہشت گردی اور ریاستی دہشت گردی کا سلسلہ چل رہا تھا کہ پنجاب کی شریف کشمیری حکومت نے سوچا ہم کیوں پیچھے رہیں، یہ خون کا کھیل کیا صرف قبائلیوں کے خلاف کھیلا جانا چاہیے، کیا صرف خیبر پختونخوا کی زمین سرخی مائل ہوگی! ہم لاہور میں ایسا خونی کھیل کھیلیں گے کہ کم از کم کسی سویلین دَور میں ایسی کوئی مثال پہلے قائم نہ ہوئی ہوگی۔ ہم نہتی عورتوں کے چہرے گولیوں سے مسخ کر سکتے ہیں، ہم گولیوں کی بوچھاڑ سے ہونے والے زخمیوں کو ایمبولنس میں ڈالتے وقت اُن پر لاٹھی چارج کریں گے، ہم ستر سالہ سفید داڑھی والوں کو تپتی ہوئی سڑکوں پر گھسیٹیں گے اور لاٹھی زنی بھی جاری رکھیں گے۔ اُف خدایا، ہم نے اسلام سے ہی نہیں شرفِ انسانیت سے بھی ہاتھ اٹھا دیا ہے۔ ہم پر بحیثیت قوم کس قدر درندگی اور خونخواری چھا چکی ہے۔ ہمیں مولانا طاہر القادری سے سو اختلاف ہیں، ہم اُن کے مذہبی تصور سے

اختلاف رکھتے ہیں، ہم اُن کے نظریۂ انقلاب یا کم از کم منہج انقلاب سے شدید اختلاف رکھتے ہیں، ہمیں اُن کے اندازِ سیاست سے بھی اختلاف ہے۔ ہم بیرونِ ملک بیٹھ کر ریموٹ کنٹرول قیادت کو بھی صحیح نہیں سمجھتے، لیکن اس کے باوجود 16 اور 17 جون کی نصف شب کو توپ وتفنگ سے اُنہیں فتح کرنے اور اُن کے کارکنوں کو مولی گاجر کی طرح کاٹنے کا جو عمل پنجاب حکومت نے اپنے چہیتے پولیس افسروں کے ذریعے کیا ہے ہم اُس کو غیر اسلامی، غیر اخلاقی اور غیر انسانی سمجھتے ہیں، اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔

خدا جانے اقتدار اور فرعونیت میں تعلق ہمارے ہاں اِس قدر گہرا اور قریبی کیوں ہے۔ بش اور اوباما ہمارے حکمرانوں کی نسبت کہیں بڑے ظالم اور درندہ صفت ہوں گے، لیکن غیروں کے لئے، مسلمانوں کے لئے۔ اپنوں کی حفاظت وہ ہر قیمت پر کرتے ہیں۔ جبکہ ہمارے حکمرانوں کا معاملہ یہ ہے کہ وہ شریف ہوں یا زرداری غیروں کے سامنے بچھ بچھ جاتے ہیں لیکن اپنوں کو گولی اور لاٹھی سے بچھا دیتے ہیں اور پھر اُن سے ووٹ بھی مانگتے ہیں۔ اور سچ پوچھیے تو ہماری عوام کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ وہ سادہ دلی یا رحم دلی کی بنا پر نہیں ضمیر فروش ہونے کی بنا پر پھر اُن ہی کو ووٹ دیتے ہیں۔ اور یہ یاد رہنا چاہیے کہ گلو بٹ صرف مسلم لیگ (ن) میں نہیں ہے، جب قبائلیوں پر فضا سے موت طاری کی جا رہی ہوتی ہے تو ہم سب گلو بٹ بنے ہوتے ہیں۔ کیا یہ کردار ہماری تمام سیاسی جماعتیں اور بعض مذہبی جماعتیں ادا نہیں کر رہی ہیں؟ اور بعض عاقبت نا اندیش طالبانی واردات پر تالیاں نہیں پیٹ رہے ہوتے ہیں؟ حالانکہ بلا جواز خون کی ہولی کھیلنا غلط ہے، ناجائز ہے، غیر اسلامی اور غیر انسانی ہے، کوئی بھی کھیلے، کوئی بھی انسانوں کا خون بہائے۔ البتہ یہ جائز ہی نہیں، لازم اور فرض ہے جب رزم حق و باطل ہو، جب کفر و اسلام کی جنگ ہو۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ہمیں ہر اُس شخص کو مسلمان ماننا ہوگا جو کلمہ گو ہو، جو حضور ﷺ کو آخری رسول اور نبی تسلیم کرتا ہو اور جو نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کو ارکانِ اسلام تسلیم کرتا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ ہم پر ''خود کردہ را علاجے نیست'' جیسی ضرب المثل کا اطلاق ہوتا ہے۔ ہم نے خود تباہی کا راستہ اختیار کیا، اب جو بیج کر گندم کیونکر کاٹیں؟ ہم نے اپنی خوش بختی کو بدبختی میں تبدیل کر لیا۔ پاکستان اسلامی ممالک میں واحد ریاست تھی جو اسلام کے نام پر قائم ہوئی تھی۔ جو عمارت اپنی بنیاد سے ہٹ کر زمینی سطح پر تعمیر کی گئی وہ مضبوط اور توانا کیسے ہوتی؟ اسلامی پاکستان کا سیکولر بھارت سے الگ ہونے کا تو جواز تھا، سیکولر پاکستان کا سیکولر بھارت سے الگ ہونے کا کیا جواز تھا؟ اور اگر کسی حادثہ کے نتیجہ میں جزا اپنے کل سے جدا ہوا ہے تو حادثے کے اثرات ختم ہونے پر دوبارہ جُزا اپنے کل کی طرف لپکے گا۔ یہی وجہ ہے کہ بانی پاکستان قائداعظم نے تو کہا تھا کہ ہمارا صرف مذہب ہی ہندوؤں سے الگ نہیں، ہمارا طرزِ زندگی، ہماری بود و باش، ہماری ثقافت، ہمارے رسم و رواج سب کچھ الگ اور متضاد ہیں، لہٰذا ہم ہر لحاظ سے اور ہر سطح پر ایک الگ قوم ہیں۔ اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب پاکستان اسلامی فلاحی ریاست کی بجائے محض مسلمانوں کے ملک کی ایک شکل اختیار کر گیا تو قائداعظم ثانی ہونے کے دعویدار میاں نواز شریف نے (سیفما کے پلیٹ فارم سے میاں نواز شریف کی یہ تقریر ریکارڈ میں موجود ہے) نہ صرف طرزِ زندگی، بود و باش، ثقافت اور رسم و رواج کو ایک جیسا قرار دے دیا، بلکہ مذہب کے بارے میں بھی کہتے ہیں کہ مسلمان اور ہندو ایک ہی خدا کو پوجتے ہیں۔ اِس پس منظر میں ہمیں پاکستان کو بھارت کے قدموں میں ڈھیر کر دینا سمجھ آتا ہے، اس لئے کہ ہر شے اپنے اصل کی طرف لوٹتی ہے۔ قصہ مختصر ہمیں کسی کی نظر نہیں لگی، بلکہ ہم سب گلو بٹ بن کر نظریۂ پاکستان پر لاٹھیاں برسا رہے ہیں، لہٰذا اُسی طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر منتشر اور بکھرے ہوئے راہوں میں پڑے ہیں جس طرح گلو بٹ کی لاٹھی نے ''منہاج القرآن'' میں کھڑی گاڑیوں کے شیشوں کو ریزہ ریزہ کر کے زمین پر بکھیر دیا۔

روزہ اور رمضان المبارک کی عظمت اور فضیلت سے آگاہی
اور عظمتِ انسان سے واقفیت کے لئے

بانیٔ تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

① کے دو کتابچے ----- خود پڑھئے اور احباب کو تحفتاً پیش کیجئے:

عظمتِ صوم

قیمت: -/25 روپے

② حدیث قدسی فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ کی روشنی میں

عظمتِ صیام وقیامِ رمضان مبارک

قیمت: -/25 روپے

انقلابی جماعت کی تیاری

تذکیر بالقرآن: سورۃ الجمعہ کی آیت نمبر 2 کی روشنی میں

مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کے 13 جون 2014ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

حضرات! سورۃ الجمعہ کی ابتدائی آیات ابھی آپ نے سماعت فرمائیں۔ قرآن حکیم کا سلسلہ وار مطالعہ چل رہا ہے۔ پچھلی بار سورۃ الجمعہ کا آغاز ہوا تھا اور کچھ تمہیدی باتیں ہی ہو پائی تھیں۔ سورۃ الصف اور سورۃ الجمعہ جڑواں سورتیں ہیں۔ ان میں ایک اہم موضوع زیر بحث آیا ہے۔ سورۂ صف میں نبی اکرم ﷺ کے مشن ''اظہار دینِ حق'' کا ذکر ہے۔ جبکہ سورۂ جمعہ میں دین کے قیام کے لئے انقلابی جماعت کی تیاری کے مراحل بیان ہوئے ہیں۔ یہ موضوع آج کل بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ اس لئے کہ اس موضوع کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ بعض دانشور اس پورے تصور کی نفی کرتے ہیں کہ اسلام میں یہ تصور نہیں ہے۔ سورۃ الصف میں جو مضمون آچکا ہے۔ اس موضوع کے حوالے سے آیت قرآن مجید میں تین بار Repeat ہوئی ہے۔ قرآن مجید میں بعض احکام بار بار تکرار کے ساتھ آئے ہیں جبکہ بعض اہم علمی مضامین سرسری طور پر آئے ہیں۔ غور و فکر کرنے والے حکمت اور دانائی کے موتی وہاں سے حاصل کرتے ہیں۔ لیکن جن معاملات کو پورے طریقے سے بیان کیا گیا انہی میں سے ایک مضمون یہ بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو ایک مشن دے کر بھیجا گیا تھا۔ اس کو قرآن مجید نے بڑے اہتمام کے ساتھ بیان کیا۔ یہ مضمون سورۂ صف کے علاوہ دوسرے مقام پر یوں آیا ہے:

﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ﴾ (الفتح:28) ''وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبرؑ کو ہدایت (کی کتاب) اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔'' یہ غلبۂ دین نبی اکرم ﷺ کا مشن تھا اور غلبہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس سے پہلے جو بھی نظام ہوگا اس کو جڑ سے اکھاڑنا ہوگا۔ نزولِ قرآن کے وقت عرب میں مشرکانہ نظام تھا۔ اس کے کسٹوڈین قریش تھے وہ گویا اس نظام کا مراعات یافتہ طبقہ تھا۔ ان کے قافلوں کو کوئی میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ یہ اس وجہ سے تھا کہ تمام قبائل کے بت جن کی تعداد 360 تھی، وہ خانہ کعبہ میں تھے۔ وہ ان بتوں کے گویا کسٹوڈین تھے۔ اس لئے تمام قبائل ان کی عزت کرتے تھے۔ وہ کبھی یہ پسند نہیں کر سکتے تھے کہ کسی دوسرے نظام کی وجہ سے ان کی قیادت و سیادت ختم ہو۔ اس لئے قریش نے اسلام کی مخالفت

مرتب: فرقان دانش

کی۔ نبی کریم ﷺ کا مشن یہ تھا کہ اس مشرکانہ نظام کو جڑ سے اکھاڑ کر دین اسلام کو قائم اور غالب کیا جائے۔ یہ انقلابی مشن ہے۔ جو نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے اندر پورا ہوا اور جزیرہ نمائے عرب کے اندر اللہ کا دین غالب اور قائم ہوگیا۔ اب یہ دین قیامت سے پہلے کل روئے ارضی پر غالب ہونا ہے۔ آپؐ کے بعد یہ کام اُمت کے ذمہ ہے۔ آج یہ کام کیسے ہوگا۔ اس کا جواب سیرت طیبہؐ کی وہ مبارک جدوجہد ہے جو آپؐ اور صحابہ کرامؓ نے جزیرہ نمائے عرب میں غلبہ دین کے لئے کی۔ سیرت طیبہؐ سے ماخوذ انقلابی جدوجہد یہ ہے کہ اس کام کے لئے ایک جماعت تیار کی جائے جو ابتدا میں برداشت سے کام لے اور جب قوت حاصل ہو جائے تو نظام کو بدلنے کے لئے اُٹھ کھڑی ہو۔ سورۃ الصف میں اس انقلابی مشن کی تفصیلات ہیں اور سورۃ الجمعہ میں اس انقلابی مشن کے لئے افراد کی تیاری کا طریق کار ہے۔ یہ دونوں سورتوں کا مرکزی موضوع ہے۔ سورۃ الجمعہ کا جو مرکزی مضمون ہے وہ قرآن میں دوسرے مقامات پر بھی آیا ہے۔ آیئے اس آیت کا مطالعہ کرتے ہیں: فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ﴾

(الجمعہ:2)

''وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے (محمد ﷺ کو) پیغمبرؑ (بنا کر) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (اللہ کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں۔''

یہاں اُمیین کا لفظ عرب قوم کے لئے آیا ہے کیونکہ وہاں عام مروجہ انداز میں پڑھنے لکھنے کا رواج نہیں تھا۔ ویسے شاعری اور خطابت میں وہ لا جواب تھے۔ لیکن ان میں پڑھنے لکھنے والے گنتی کے چند لوگ تھے۔ اس معاشرے میں رسول ﷺ نے چار کام کیے۔ تلاوت آیات، تزکیہ، تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت۔ ان چار باتوں کو حضور ﷺ کے مواعظ چہارگانہ کہہ لیجئے، ان کے ذریعے سے آپؐ نے ایک انقلابی جماعت تیار کی جو باطل سے ٹکرائی ہے۔ اس جماعت کا ایک ایک فرد ہزار پر بھاری تھا۔ آپؐ نے یہ چار کام مسلسل کیے ہیں۔

یہ چار گوشے گویا آپؐ کے کارِ نبوت کے فرائض میں شامل تھے۔ انہی چار کاموں کے ذریعے آپؐ نے افراد تیار کیے۔ دراصل انقلابی جماعت بنانے کے لئے پہلے افراد کے ذہن وقلب میں انقلاب برپا کرنا پڑتا ہے۔ فکری انقلاب برپا کرنے کے لئے انقلابی کتاب یہ قرآن ہے۔

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اِک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

انقلابی جماعت کی تیاری کے لئے آپؐ نے پہلا کام یہ کیا ہے ﴿یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ﴾ وہ رسول ﷺ قرآن کی آیات پڑھ کر سناتے ہیں۔ یہ قرآن کی آیات کی تاثیر ہے کہ وہ باطن کے اندر ایک انقلاب برپا کر دیتی ہیں۔ سوچ اور ترجیحات بدل جاتی ہیں۔ ظاہر بات ہے یہ اللہ کا کلام ہے اور یہ معجزہ نما کلام ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی اور معجزے کی ضرورت نہیں۔ عربوں کے لئے تو واقعی اس کتاب میں اتمام حجت کر دیا گیا۔ انہیں اپنی عربی دانی پر بڑا ناز تھا لیکن جب قرآن سنتے تھے تو بے اختیار پکار اٹھتے تھے: یہ انسانی کلام نہیں ہو سکتا۔ اس کلام کا معجزہ ہے کہ اس کے موضوعات سیدھے دل میں جا کر اتر جاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے اسی قرآن کو ذریعہ دعوت بنایا۔ خود قرآن نے کہا ﴿فَذَکِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ﴾ ''پس جو ہمارے (عذاب کی) وعید سے ڈرے اس کو قرآن سے نصیحت کرتے رہو۔'' آپؐ جب ایمان کی دعوت کے لئے نکلتے تھے تو اپنی طرف سے بہت کم بات کہتے، صرف قرآن ہی پیش فرما دیتے تھے۔ یہ آپؐ کا معمول تھا۔ قرآن میں بھی یہی تلقین کی گئی ہے کہ آپؐ انہیں قرآن کے ذریعے سے وعظ کیجئے۔ اس کے اندر جو وعید ہے اس سے وہی فائدہ اٹھائے گا جس کے اندر تقویٰ ہوگا۔ مطلب یہ کہ تذکیر کا آلہ قرآن ہے۔ کہیں فرمایا گیا ﴿وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ﴾ (الانعام:51) ''اور جو لوگ خوف رکھتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے روبرو حاضر کیے جائیں گے انہیں انذار کیجئے اس قرآن کے ذریعے سے۔'' جب یہ قرآن دل میں اتر جائے گا تو اب اندر کی دنیا بدل جائے گی۔ فکری انقلاب برپا ہو جائے گا۔ علامہ اقبال کے کئی اشعار یاد آ رہے ہیں۔ ایک تو سب کو یاد ہو گا۔

گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بقرآں زیستن

اسی طرح اقبال کا شعر ہے۔

آں کتابِ زندہ قرآنِ حکیم
حکمتِ او لایزال است و قدیم

قرآن حکیم ایک زندہ کتاب ہے۔ اس میں حکمت کے وہ خزانے ہیں کہ جو کبھی ختم نہ ہوں گے۔ اسی طرح کہا:

فاش گویم آنچہ در دل مضمر است
ایں کتابے نیست چیزے دیگر است

اقبال کہتے ہیں صاف ہی نہ کہہ دوں کہ جو میرے دل میں چھپی ہوئی بات ہے۔ یہ کتاب نہیں ہے کوئی اور شے ہے۔ بظاہر یہ بین الدفتین ایک کتاب ہی ہے لیکن یہ عام معنوں میں کتاب نہیں ہے۔ یہ کوئی اور ہی شے ہے۔ یہ کتاب نہیں تو پھر کیا ہے۔ فرمایا:

مثلِ حق پنہاں و ہم پیدا ست او
زندہ و پائندہ و گویا ست او

حق تعالیٰ جس کا یہ کلام ہے اسی کی مانند یہ قرآن الظاہر بھی ہے الباطن بھی ہے۔ انتہائی واضح بھی ہے، انتہائی مخفی بھی ہے۔ یہ کتاب زندہ ہے پائندہ ہے اور گفتگو کرتی ہے۔ یہ اللہ کا کلام ہے اور کلام متکلم کی صفت ہوتا ہے۔ جو رب کی صفات ہیں انہی صفات کی عکاسی اس کے کلام میں ہے۔ لہٰذا اس کو محض ایک کتاب سمجھنا ہماری کوتاہ فہمی ہو سکتی ہے۔ حقیقتاً یہ شے ہی کچھ اور ہے۔ اب وہ کیا شے ہے اس کے بارے میں فرمایا۔

چوں بجاں در رفت جاں دیگر شود
جاں چوں دیگر شد جہاں دیگر شود

یہ جب کسی کے باطن میں دل میں اُتر جائے تو اس کے اندر کی دنیا بدل جاتی ہے، انقلاب آ جاتا ہے۔ جب اندر انقلاب آتا ہے تو پھر وہ خارجی انقلاب کا پیش خیمہ بن جاتا ہے۔ باہر کے انقلاب سے پہلے اندر کا انقلاب ہے۔ اسی کے نتیجے میں خارج میں انقلاب برپا ہو گا۔ چنانچہ محمد رسول اللہ ﷺ کے انقلابی مشن کے لئے

پریس ریلیز 17 جون 2014ء

پنجاب پولیس کا پاکستان عوامی تحریک کے کارکنوں پر بہیمانہ تشدد انتہائی قابل مذمت ہے۔

حافظ عاکف سعید

پنجاب پولیس کا پاکستان عوامی تحریک کے کارکنوں پر بہیمانہ تشدد انتہائی قابل مذمت ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید صاحب نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ منہاج القرآن کی انتظامیہ کا یہ دعویٰ کہ سیکرٹریٹ کے گرد بیریئر لاہور ہائی کورٹ کی اجازت سے لگائے گئے تھے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ اس صورت میں تو پنجاب انتظامیہ توہین عدالت کی بھی مرتکب ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیریئر لگانے کے مسئلہ پر 8 افراد جن میں دو خواتین بھی شامل ہیں، انہیں بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دینا ایک وحشیانہ حرکت اور بربریت ہے۔ انہوں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ مولانا طاہر القادری کی وطن واپسی کی خبروں پر شریف حکومت بوکھلاہٹ کا شکار ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ملک مزید کسی قسم کی خونریزی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے مولانا طاہر القادری سے بھی اپیل کی کہ وہ اپنے کارکنوں کو صبر وتحمل کی تلقین کرے۔ تا کہ مزید خون خرابہ نہ ہو۔ انہوں نے کہا کوئی مسئلہ بھی اپنے ہم وطنوں اور اپنے مسلمان بھائیوں کے قتل عام سے حل نہیں ہو سکتا۔ ہمارا دین بھی ہمیں باہمی خونریزی سے بچنے اور سلامتی کا پیغام دیتا ہے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر واشاعت تنظیم اسلامی)

انقلابی کتاب یہ قرآن ہے۔ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے افراد کی زندگیوں میں انقلاب اسی کتاب کے ذریعے برپا فرمایا۔ عمر بن خطاب کو عمر فاروق ؓ بنانے والی شے کیا ہے۔ وہ یہ کتاب ہی تھی۔ آپؐ کا دوسرا کام تھا۔ ﴿یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ﴾ اللہ کے رسول ﷺ ایک کام اور بھی کرتے ہیں وہ یہ کہ اپنے ساتھیوں کا تزکیہ فرماتے ہیں۔ یہ اپنی جگہ بہت اہم موضوع ہے۔ ہم غور کریں تو قرآن مجید تزکیہ کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ تزکیہ کیا ہے۔ انسان کے اندر خلقی طور پر بہت سی کمزوریاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کامل ہے، وہ ہر عیب اور ہر نقص سے پاک ہے۔ انسان میں جہاں خوبیاں ہیں وہاں بہت سی خامیاں بھی ہیں۔ وہ ایک طرف اشرف المخلوقات ہے لیکن دوسری طرف حیوانی تقاضے بھی اسی کے اندر ہیں۔ انتقام، غصہ، حرص، لالچ، طمع، حسد، دنیا کی محبت، مال کی محبت موجود ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو قابلِ اصلاح ہیں اور جو انسانی سرشت کا حصہ ہیں۔ اسی سے تو آزمائش ہو رہی ہے۔ خارجی جہاد سے پہلے اس نفس کے خلاف جہاد کرنا پڑے گا۔ اس کے بغیر بات نہیں بنتی۔ آپ نے دین پر عمل کرنا ہے تو اس کے لئے قدم قدم پر اپنے نفس کے خلاف جنگ کرنی پڑتی ہے۔ نفس امارہ قدم قدم پر رکاوٹ بنتا ہے۔ ﴿اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ﴾ (یوسف:53) ''یقیناً نفس (امارہ انسان کو) بُرائی ہی سکھاتا رہتا ہے۔'' یہ نفس کا ایک خاص Dimention ہے جس میں حیوانیت سب سے زیادہ بھرپور شکل میں ہے، جو انسان کو گناہوں اور بری باتوں کی طرف کھینچنے والی ہے۔ نفس کو قابو کرنا، اس کی تہذیب کرنا، اس کی اصلاح کرنا، اس کے اندر جو خامیاں ہیں ان کو کنٹرول کرنے کے لئے خصوصی محنت کرنا تزکیہ کہلاتا ہے۔ ایک شخص کو بات تو سمجھ میں آ گئی کہ قرآن حق ہے اور جو کچھ کہہ رہا ہے صحیح ہے۔ اب عمل کے لئے اندر دل کی صفائی ضروری ہے۔ وہاں پر دنیا کی محبت بھی ہے جس کی جڑیں بڑی گہری ہیں۔ اولاد کی محبت ہے۔ مال کی محبت ہے۔ یہ تزکیہ کیسے ہو گا۔ اس تزکیہ کے لئے قرآن ہی موثر شے ہے۔ نبی اکرم ﷺ مُزکّی تھے۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کا تزکیہ فرمایا۔ صحابہ کرامؓ کا جو مقام ہے اس مقام کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے کہ ان کا تزکیہ فرمانے والے محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ خود قرآن بھی تزکیہ کرتا ہے۔ ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (بنی اسرائیل:82) ''اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔'' یہ شفا باطنی بیماریوں سے شفا ہے۔ ایک جگہ فرمایا: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ﴾ (یونس:57) ''لوگو تمہارے پاس آ گئی ہے تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفا۔'' تمہارے جو سینوں کے امراض ہیں، باطنی روگ اور بیماریاں ہیں، ان سب کا علاج بھی یہ قرآن ہے۔ قرآن مجید ان امراض کا تزکیہ کرتا ہے۔ قرآنی آیات میں یہ تاثیر ہے۔ تیسرا کام جو آپؐ نے کیا وہ کیا تھا: ﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ ''اور آپ نے تعلیم دی کتاب کی اور حکمت کی۔'' آپؐ کے گرد جو لوگ اکٹھے ہوئے جو ایمان لائے، جہاں ان کی آپ تربیت فرما رہے ہیں، تزکیہ فرما رہے ہیں وہیں انہیں کتاب کی تعلیم دے رہے ہیں۔ کتاب اگرچہ قرآن مجید بھی ہے۔ اس کا ذکر تو پہلے آ گیا کہ آپؐ اس قرآن کی آیات پڑھ کر سناتے ہیں۔ تعلیم کتاب میں خاص ایک پہلو کی طرف اشارہ ہے یعنی شریعت کا علم، حلال وحرام اور جائز وناجائز کا علم۔ لفظ کَتَبَ، کُتِبَ قرآن مجید میں فرض اور واجب کے لیے آیا۔ ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ﴾ (البقرة:216) ''(مسلمانوں) تم پر (اللہ کے راستے میں) لڑنا فرض کر دیا گیا ہے۔'' ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾ (البقرة:183) ''تم پر روزے فرض کیے گئے۔'' یہ علم بھی ضروری ہے کہ کون سی چیزیں فرض ہیں، واجب ہیں، یہاں پر تعلیم کتاب میں خاص طور پر قرآن کی تعلیم کا وہ گوشہ ہے جس میں شریعت کے حلال وحرام، جائز وناجائز، کیا صحیح ہے کیا غلط ہے کی تعلیم ہے۔ یہ تعلیم بھی آپ ﷺ نے دی۔ چوتھا کام تھا ''حکمت کی تعلیم''۔ حکمت دراصل تعلیم کا بہت اعلیٰ درجہ ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ اشیاء کی اصل حکمت معلوم ہو جائے۔

اے اہل نظر ذوق نظر خوب ہے لیکن
جو شے کی حقیقت کو نہ سمجھے وہ نظر کیا

ہر حکم کا ایک ظاہر ہے، ایک باطن ہے۔ مثلاً احکام شریعت ہیں، روزہ فرض کر دیا گیا، لیکن اس کی حکمت کیا ہے۔ ٹھیک ہے اللہ نے فرض کیا، اللہ کو اختیار ہے۔ وہ مالک ہے، وہ خالق ہے، ہمارا آقا ہے۔ ہم اس کے بندے ہیں، ہم پر جو شے چاہے فرض کر دے، لیکن اس کی کوئی حکمت بھی ہے، ہمارے لیے اس میں کوئی افادیت بھی ہے؟ نماز کیوں فرض کی گئی، اس کی حکمت کیا ہے؟۔ یہ حکمت بھی قرآن مجید کا ایک مستقل موضوع ہے۔ حکمت ہے بحیثیت مجموعی دین کے پورے سسٹم کو سمجھنا۔ حکمت دراصل چوٹی کی شے ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے۔ ((من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً))۔ ''جس کو حکمت عطا کی گئی، یقیناً اسے خیر کثیر عطا ہوئی۔'' دین کی تعلیمات بہت سی ہیں۔ نماز کی کچھ سنتیں ہیں، کچھ فرض ہیں، کچھ چیزیں واجب بھی ہیں۔ اب اگر کوئی شخص ان کا خیال نہ رکھے، صرف مستحبات کا خیال رکھ رہا ہے اور فرض اور واجب کو نظر انداز کر رہا ہے تو وہ پورے ڈھانچے کو تلپٹ کر رہا ہے۔ اسی طریقے سے کیا چیز جائز ہے کیا ناجائز اس کی درجہ بندی ہے۔ دین میں بڑی بڑی باتیں کیا ہیں جن سے بچنا ضروری ہے اور وہ کیا چیزیں ہیں جن کا اہتمام ضروری ہے۔ جب بگاڑ آتا ہے تو چھوٹے چھوٹے معاملات پر زور ہو جاتا ہے۔ مثلاً جو چیزیں اختلافی ہیں یا جن میں معمولی علمی اختلاف ہیں، ان کو بڑھا دیا جاتا ہے۔ آمین بالجہر کہنی ہے یا دل ہی دل میں پڑھنی ہے۔ اسی طرح تراویح کا مسئلہ ہے۔ رفع یدین کا مسئلہ ہے۔ یہ چیزیں پورے دین میں معمولی علمی اختلافات ہیں جن سے کوئی بڑا فرق واقع نہیں ہوتا، اور جو بڑے معاملات ہیں جن کی وجہ سے مسلمان اللہ سے حالت جنگ میں ہیں، بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں، ان کا شعور ہی نہیں ہے۔ حکمت یہ ہے کہ انسان جان لے کہ اصل ایشو کیا ہے۔ اہم ترین معاملات کیا ہیں اور پھر ان کو اسی کے مطابق ترجیح دے۔ افسوس ہم بڑی چیزوں کو چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی چیزوں پر ایک دوسرے سے باہم دست وگریبان ہیں، اسی کے فتوے دیئے جا رہے ہیں یعنی مچھر چھانتے ہیں اور سموچے اونٹ نگل جاتے ہیں۔ یہ تب ہوتا ہے جب کوئی قوم حکمت سے بے بہرہ ہو جائے۔ دین میں کیا احکام ہیں، ان کی کیا حکمت ہے، یہ بھی ایک گوشہ ہے، اس کی بھی آپ تعلیم دے رہے ہیں۔ خود حکمت کا ایک بہت بڑا ذخیرہ قرآن مجید ہے۔ احادیث رسول ﷺ بھی حکمت کا بہت بڑا خزانہ ہے۔ اس آیت پر آئندہ مزید گفتگو ہو گی۔ ان شاء اللہ

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کا صحیح فہم وشعور عطا فرمائے۔ (آمین)

سیدھی راہ؟

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

امریکہ اپنے زخم چاٹتا افغانستان سے نکل جانے پر مجبور ہوا۔ فاٹا کی دوسری بڑی ایجنسی شمالی وزیرستان ہمیشہ سے امریکہ کے دل میں خار بن کر کھٹکتی رہی۔ وجہ یہی تھی کہ یہ وہ علاقہ تھا جو روایتی طور پر افغانستان پر آ پڑنے والی ہر غیر ملکی افتاد (پہلے روس اور بعدازاں امریکہ) میں مدد دینے کو اپنے عزیزوں، رشتہ داروں کے لیے لپک جاتا رہا۔ ان کے سادہ اسلامی اور قبائلی اذہان اس تفریق کو سمجھنے سے قاصر رہے کہ اگر کل روس کے خلاف انہوں نے اپنے افغان بھائیوں کو مدد فراہم کی اور وہ جائز و مستحسن سمجھی گئی۔ آج امریکہ کے حملے پر یکا یک پاکستان ان کا دشمن کیوں بن بیٹھا۔ پیچیدہ بین الاقوامی سیاست، مفادات اور سیاست ان فاقہ کشوں کو کون سمجھاتا۔ پاکستان پر قبائل کا ابتدا ہی سے مان بہت تھا، اسی لیے الحاق پر راضی ہوئے تھے۔ کشمیر کے لیے پاکستان کے آخری سرے سے اُٹھ کر آزاد کشمیر کا حصہ آزاد کروا کے دیا تھا۔ امریکہ پاکستان پر مسلسل سالہا سال سے شمالی وزیرستان پر آپریشن کے لیے دباؤ ڈالتا رہا۔ پاکستان نے اتنے سال اسی دباؤ کے تحت خود آپریشن کی بلا مول لینے کی بجائے ڈرون حملوں کی چھٹی دیئے رکھی۔ یہ بات اب قطعاً ڈھکی چھپی نہیں کہ بین الاقوامی سرحدوں کی مسلسل خلاف ورزی اور وزیرستان کی آبادی پر برستے میزائیل ہماری اجازت کے ساتھ ہی جاری تھے۔ شمالی وزیرستان میں حافظ گل بہادر سے اور ملا نذیر سے امن معاہدہ تھا۔ تاہم ملا نذیر کو ڈرون حملے کا لقمہ بنایا گیا۔ بیت اللہ محسود، حکیم اللہ محسود، ولی الرحمٰن بھی ڈرون سے نشانہ بنے۔ تاہم امریکی دباؤ میں کمی نہیں آئی۔ ڈرون حملوں کا نتیجہ پاکستان میں بڑی بڑی تنصیبات پر حملوں کی صورت نکلا۔ تاہم یہ جانتے ہوئے کہ شمالی وزیرستان پر آپریشن پاکستان کے بچے کچے دامن میں آگ لگا دے گا۔ حکومتیں اس سے گریزاں رہیں۔ جنرل کیانی بھی وقت ٹال کر گزارا کر گئے۔ تاہم اب ملکی فضا اُدھر مذاکرات (نیم دلانہ) سے معمور رہی۔ سب دیکھ سکتے تھے کہ ان مذاکرات سے اخلاص عنقا تھا۔ مذاکرات کے سر پر آپریشن کی تلوار لٹکتی رہی۔ میڈیا پر آزادانہ گفتگوئیں جب تک جاری رہ پائیں، دفاعی تجزیہ نگار اور ان کے مزید نفوسِ ناطقہ مسلسل آپریشن کے لیے ذہن سازی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جنگ جیو تنازعے نے پورے ملک میں میڈیا کی بولتی بند کرنے کا مؤثر رنگ اختیار کر لیا۔ میڈیا پر اخلاقی تخریب کاریوں میں تو انیس بیس کا بھی فرق نہ پڑا۔ تاہم ملکی معاملات میں بے دھڑک بات کرنے کی بجائے پہلے تولو اور خوب خوب تولو ضرور آن پڑا۔ تولتے تولتے پروگرام کا وقت نکل جاتا ہے، لہٰذا اب بولنے کا رجحان پالیسیوں کے حوالے سے کماحقہٗ کنٹرول کیا جا چکا ہے۔ سویلین حکومت کی خودمختاری اور بالادستی کو بھی نکیل ڈالی جا چکی ہے۔ اس کے آتش زیرپا وزراء کو ٹھنڈا رکھنے کے لیے توانائی کے وسائل اتنے لگے کہ مسلسل لوڈشیڈنگ عوام کا مقدر بنی! اب انہیں افاقہ ہے۔ لہٰذا اب سب ایک صفحے پر آن بیٹھے ہیں۔ رہے عوام تو وہ کالانعام تھے اور ہیں۔ صرف اس ساری کھکھیڑ میں امریکہ کی دیرینہ خواہش بن آئی۔ اچانک، یکا یک وزیرستان پر آپریشن کا دھاوا بول دیا گیا۔ ہمارے جوائنٹ چیف آف سٹاف امریکہ بیٹھے ہیں۔ سوات آپریشن کی طرح مقامی آبادی محفوظ کرنے، انہیں راستہ دینے اور متبادل کیمپ فراہم کرنے کا کوئی انتظام نہ ہوا۔ آبادی 5 لاکھ ہے۔ مسلسل بمباریوں اور بعدازاں ڈرون سے گھبرا کر اپنے طور پر جس کے جدھر سینگ سمائے کی بنیاد پر چند ہزار خاندانوں نے شرق و غرب میں نقل مکانی ضرور کی ہے۔ تاہم آگ برساتے سورج میں عورتوں، بچوں، بوڑھوں کا کوئی والی وارث نہیں۔ اسے کیا کہیے کہ قبائلی عمائدین نے گورنر خیبرپختونخوا اور کور کمانڈر سے ملاقات کی۔ انہیں 21 جون تک علاقہ غیر ملکیوں سے خالی کروانے کے لیے مہلت دی گئی۔ اُدھر گل بہادر نے 20 جون تک خاندانوں کے محفوظ انخلاء کی تاریخ دے رکھی تھی کہ ہم نے 14 جون کو یکا یک آپریشن کا آغاز و اعلان کر دیا۔ علاقے میں کرفیو لگا رکھا تھا۔ خاندانوں کا انخلاء کیوں کر ہوتا۔ ستم ظریفی تو یہ ہے کہ نام رکھتے ہوئے ہم نے السیسی کے غصب شدہ قاہرہ میں رکھی نبی کریم ﷺ کی اس تلوار کا نام منتخب کیا جو قہر بن کر کفار پر ٹوٹی تھی۔ غزوہ بدر جو یوم الفرقان تھا۔ مٹھی بھر سرفروشوں کے جلو میں نبی ﷺ الملاحم نے حق و باطل کے درمیان تفریق تلوار کی نوک سے قائم کر دی تھی۔ غزوۂ احد میں عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کے دغا دے جانے کے بعد اس معرکے میں اپنی تلوار ''عضب'' کا استعمال کیا تھا جس میں آپؐ نے یہ اسلام ہم تک محفوظ پہنچانے کے لیے خود زخم اٹھائے۔ آج امریکہ کا منہ مانگا آپریشن کرتے ہوئے نام انگریزی میں رکھ لیا جاتا تو بہتر تھا۔

ہم نے یہ خطرہ اس وقت مول لیا ہے جب بھارت میں مودی آ چکا ہے۔ منہ میں رام رام کے باوجود بغل کی چھری عیاں ہے۔ عین اس وقت جب اِدھر خط بھیجا جا رہا ہے اُدھر کنٹرول لائن پر گولہ باری کر کے ہاتھی کے کھانے کے دانت دکھانے بھی ضرور سمجھے گئے۔ ویسے بھی کیا ہم اتنے نادان ہیں کہ ہم نہیں جانتے مودی کون ہے؟ چین بھارت باہم پروان چڑھتی دوستی بھی پیشِ نظر رہے۔ بھارتی وزیرِ خارجہ کی تحکمانہ بھبکی اور اس کا لب و لہجہ بھی ان کی نیت کا عکاس ہے۔ ہم اپنی معیشت کو جب تک جنگ کی بنیادوں پر استوار رکھیں گے ہمارا سنبھلنا اور درست سمت قدم اٹھانا ممکن نہیں۔ جب حال یہ ہو کہ امریکہ کی جانب سے کولیشن (جنگ بالفاظ دیگر) سپورٹ فنڈ کی قسط کے بغیر ہم چل نہ سکیں تو ہم آزاد فیصلوں سے قاصر رہیں گے۔ ملک چلانے کے لیے امریکی ڈکٹیشن پر پیسے کے عوض ہم ایسے اقدامات کے سوا کر بھی کیا سکتے ہیں۔ لیکن عوام کے فیصلوں کا مقام تو آپ کی جمہوریت، پارلیمنٹ کو ٹھہراتی ہے جو گھگھیائی پڑی ہے۔ سو اللہ ہی ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ چودہ سال سے ہم آہستہ آہستہ قومی خودکشی کی جانب ہی بڑھ رہے ہیں۔

سارے سفر میں ہم نے رہبر ہی کی مانی
ورنہ سیدھی راہ پہ آیا جا سکتا تھا!

☆☆☆

رمضان کیا ہے؟

فرید اللہ مروت

عربی زبان میں ''رمضان'' کے معنی ہیں'' جھلسا دینے اور جلا دینے والا'' اور اس ماہ کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ شروع میں یہ مہینہ شدید جھلسا دینے والی گرمی میں آیا تھا۔ اس لئے لوگوں نے اس کا نام ''رمضان'' رکھ دیا۔ علماء نے فرمایا کہ اس ماہ کو ''رمضان'' اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اپنے فضل وکرم سے بندوں کے گناہوں کو جھلسا دیتے ہیں اور جلا دیتے ہیں۔

رمضان کے مہینے کا اصل مقصد یہ ہے کہ سال بھر کے گناہوں کو بخشوانا، اور غفلت کے حجاب دل سے اٹھانا اور دلوں میں تقویٰ پیدا کرنا جیسے کسی مشین کو جب کچھ عرصہ استعمال کیا جائے تو اس کے بعد اس کی سروس کرانی پڑتی ہے، اس کی صفائی کرانی ہوتی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کے باطن کی سروس اور اوور ہالنگ کے لئے یہ رمضان المبارک کا مہینہ مقرر فرمایا ہے، تا کہ اس مہینے میں اپنی اصلاح اور صفائی کر کے اپنی زندگی کو صحیح اسلامی ڈھانچے میں ڈال سکے۔

رمضان کی آمد آمد ہے۔ پاکستان کے اکثر علاقوں میں لوگ جھلسا دینے والی گرمی میں اس ماہ مبارک کا سامنا کریں گے لیکن جس کام میں جتنی مشقت زیادہ ہوگی ثواب بھی اتنا ہی زیادہ ملے گا۔ دنیا کے کاموں کے لئے اپنا پسینہ بہاتے ہیں، زیادہ سے زیادہ کمانے کی فکر ہوتی ہے لیکن دین کے معاملے میں جب مشقت سے واسطہ پڑتا ہے تو ہم سست پڑ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سخت موسم میں روزہ رکھنے کی ہمت عطا فرمائے۔ حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بغیر کسی عذر کے رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دے یا توڑ دے ساری عمر کے روزے بھی اس ایک روزے کا بدلہ نہیں بن سکتے۔'' (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ اسے جہنم سے ستر سال کے فاصلے پر دور کر دیتا ہے۔'' (متفق علیہ) اللہ تعالیٰ نے اس ماہ مبارک کی اپنی طرف خاص نسبت فرمائی ہے۔ حدیث کے الفاظ ہیں ((رَمَضَانُ شَهْرُ اللّٰهِ)) ''رمضان حق تعالیٰ کا مہینہ ہے۔''

اللہ تعالیٰ سے خصوصی تعلق کی وجہ سے یہ مبارک مہینہ دوسرے مہینوں سے ممتاز اور جدا ہے اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح اس مبارک مہینے میں برستی ہیں۔

رمضان: شیاطین کی اسیری

جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ ہر سرکش شیطان پر سات فرشتے مقرر کرتے ہیں اور وہ ماہ رمضان کے گزرنے تک ان کی نگرانی کرتے ہیں۔ اور شیاطین قید ہونے کی بنا پر روزہ داروں کو گناہوں پر نہیں ابھار سکتے لیکن انسان کا نفس جسے گناہوں کا چسکا پڑ چکا ہوتا ہے، انسان کو گناہ پر آمادہ کرتا ہے۔ بہرحال گناہوں کی کمی اور عبادت کی کثرت کا ہر شخص مشاہدہ کرتا ہے۔

رمضان: مغفرت کا مہینہ

حضرت ابن عباس ؓ سے رمضان المبارک کی فضیلت کے متعلق ایک بہت طویل اور جامع روایت منقول ہے، اس میں یہ بھی ہے کہ: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف میں روزانہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے بری فرماتے ہیں جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے اور جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے تو یکم رمضان سے آج تک (یعنی پورے رمضان میں) جس قدر لوگ جہنم سے آزاد کئے گئے ہیں ان کے برابر اس ایک دن میں آزاد فرماتے ہیں۔'' (الترغیب والترہیب)

رمضان المبارک میں امت پر پانچ خصوصی انعامات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت کو رمضان میں پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو اس سے پہلے کسی امت کو نہیں دی گئیں۔ (1) روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ (2) افطار تک فرشتے ان کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ (3) اللہ تعالیٰ روزانہ جنت کو مزین کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ عنقریب میرے نیک بندے اپنے اوپر سے محنت و تکلیف کو اتار پھینکیں گے اور تیرے پاس آئیں گے۔ (4) اس مہینے میں سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے لہٰذا غیر رمضان میں انہیں جو آزادی حاصل ہوتی ہے وہ اس مہینے میں نہیں ہوتی۔ (5) ماہ رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی بخشش کردی جاتی ہے۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہی شب قدر ہے؟ فرمایا نہیں، البتہ بات یہ ہے کہ جب مزدور اپنی مزدوری پوری کرلے تو اسے اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جاتی ہے۔'' (متفق علیہ)

رمضان اور قرآن

رمضان المبارک کے ساتھ جس طرح روزہ اور قرآن کریم دونوں کا خصوصی تعلق ہے اسی طرح دونوں عبادتوں کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بہت گہرا تعلق اور مناسبت ہے۔ دونوں قیامت کے دن روزہ دار کی شفاعت کریں گے۔ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں لوگوں کی ہدایت کے لئے قرآن نازل کیا گیا۔ ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل جو سیدھا راستہ دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہے۔

رمضان: صبر وغمخواری کا مہینہ

ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں صبر کرنا پڑتا ہے۔ نفس کو خواہشات سے روکا جاتا ہے اور صبر کرنے کا ثواب جنت ہے۔ وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں محتاجوں اور بھوکوں کی جان اور مال کے ساتھ غمخواری کرنی چاہیے۔ روزہ کے مقاصد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان اپنے دل میں اپنے غریب بھائیوں سے متعلق جذبات کو محسوس کرے۔ ظاہر بات ہے جب انسان خود کھائے پیئے بغیر رہتا ہے تو اس کو احساس ہوتا ہے کہ غربا اور مساکین تو سارا سال اسی کیفیت میں مبتلا رہتے ہیں۔ اس طرح اس کے مشفقانہ جذبات میں فراوانی آ جاتی ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مسلمانوں کا رزق زیادہ اور اس میں برکت دی جاتی ہے۔

رمضان آخرت کی کمائی کا ذریعہ

یوں تو مؤمن بندوں کو زندگی کے ہر لحہ میں آخرت کی کمائی میں لگا رہنا چاہیے لیکن رمضان المبارک میں اس کا خاص اہتمام کریں کیونکہ رمضان المبارک آخرت کی کمائی کا بہت بڑا سیزن ہے۔ جیسے دنیا کمانے کے مختلف مواقع آتے رہتے ہیں مثلاً سردی میں گرم کپڑوں والوں کی خوب کمائی ہوتی ہے اور عید پر درزی خوب پیسہ کما لیتے ہیں اسی طرح آخرت کی کمائی کے لئے بھی مواقع آتے رہتے ہیں، اور اس میں رمضان المبارک نیکیاں کمانے کا بہترین سیزن ہے۔

رمضان: ثواب کا اجر کئی گنا بڑھ جاتا ہے

رمضان المبارک نیکیوں کا مہینہ ہے۔ اس میں اعمال کا اجر و ثواب 70 گنا سے 700 گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ نفل کا ثواب فرض کے برابر، ایک فرض کا ستر فرضوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اس مہینہ میں نیکیوں کی ایسی ہوا چلتی ہے کہ طبیعتیں خود بخود نیکی پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ اور اللہ کا منادی بھی پکار کر کہتا ہے کہ اے نیکی کے تلاش کرنے والے آگے بڑھ اور اے برائی کے تلاش کرنے والے رک جاؤ۔

رمضان میں ایک رات ہزار مہینوں سے افضل

رمضان المبارک کا پورا مہینہ آخرت کی دولت کمانے کا ہے پھر اس ماہ میں اخیر عشرہ اور بھی زیادہ محنت اور کوشش سے عبادت میں لگنے کا ہے۔ اس عشرہ میں شب قدر جیسی بابرکت رات ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ’’شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔‘‘ ہزار مہینے کے 83 سال اور چار مہینے ہوتے ہیں۔ اور شب قدر تو ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔ مومن بندوں کے لئے شب قدر بہت ہی خیر و برکت کا ذریعہ ہے۔ ایک رات جاگ کر عبادت کر لیں اور ہزار مہینے سے زیادہ عبادت کا ثواب پا لیں۔

رمضان: تقویٰ کی تیس روزہ تربیت

﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ ’’تا کہ تم متقی جاؤ‘‘ تقویٰ گناہوں سے بچنے کا نام ہے۔ جب آدمی کوئی کام کرے تو سوچے کہ یہ کام کیسا ہے؟ خدا کو خوش کرنے والا ہے یا ناراض کرنے والا اور اگر دین کے دائرہ میں دیکھے تو یہ دیکھنا کہ دین و شریعت کے مطابق ہے یا نہیں؟ جائز ہے یا ناجائز، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق ہے یا نہیں؟ رمضان کے روزے تقویٰ کی تیس روزہ تربیت ہے جو آئندہ گیارہ مہینے تقویٰ کی زندگی گزارنے کے لئے راہیں ہموار کرتی ہے۔

رمضان کا انعام: عید الفطر

رمضان المبارک کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی خوشی کے لئے عید الفطر مقرر فرمائی ہے کہ میرے بندے پورا مہینہ عبادت کے اندر مشغول رہے، پورا مہینہ انہوں نے میری خاطر کھانا، پینا چھوڑے رکھا، نفسانی خواہشات کو چھوڑے رکھا، اپنی نیند قربان کی، پورا مہینہ عبادت کے اندر گزارہ، اس کی خوشی اور انعام میں یہ عید الفطر مقرر فرمائی۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو رمضان المبارک جیسے مقدس مہینے کی قدر اور اس کی احکام پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ معاصی سے بچائے اور اپنی رحمت واسعہ تامہ سے ہم سب کو مالا مال فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆

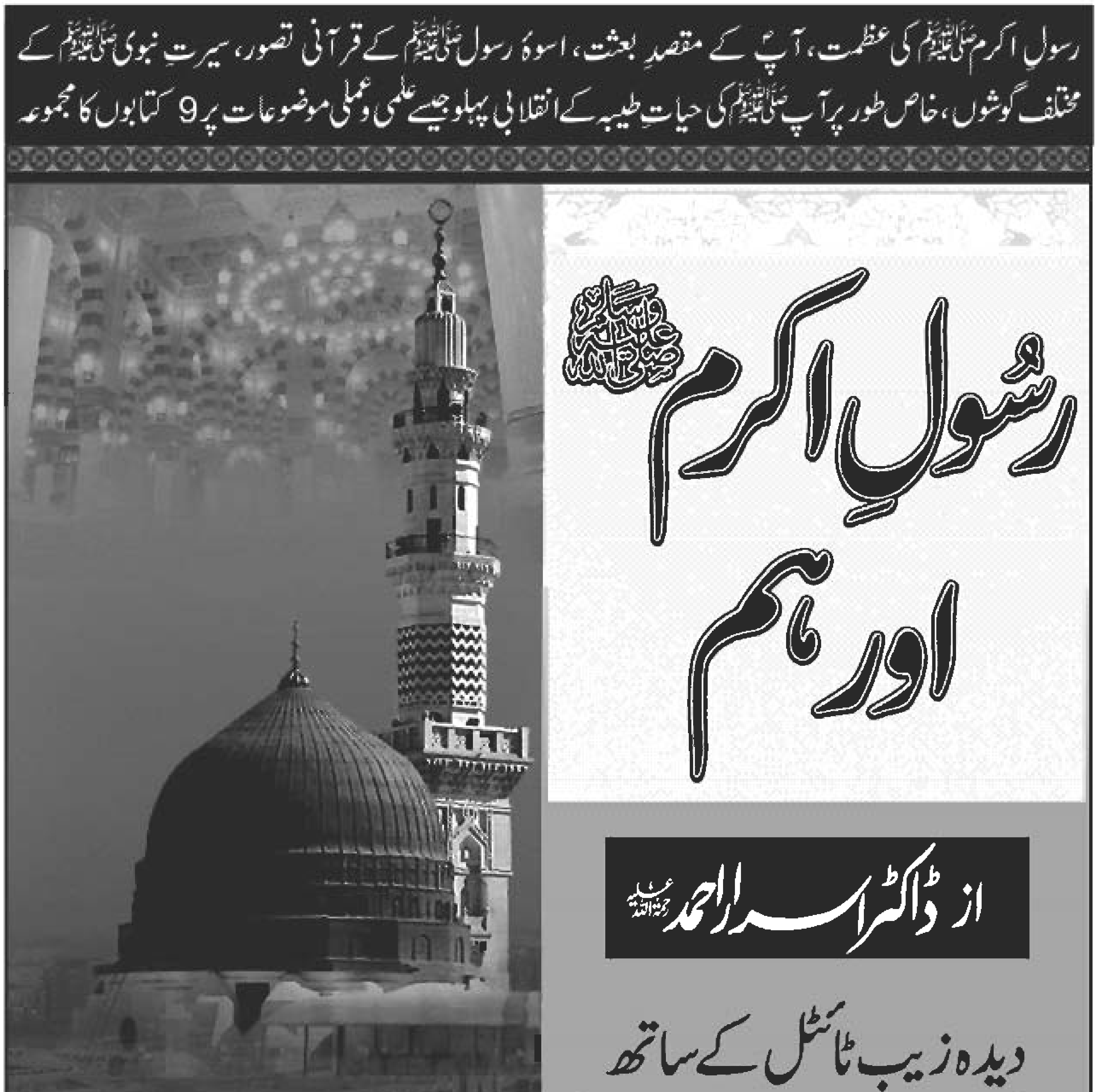

حرام کمائی کی خباثتیں

انجینئر نوید احمد

سورہ بقرۃ آیت 188 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ’’اور نہ کھایا کرو آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے، اور نہ ہی اِس مال کو (بطور رشوت دے کر) ذریعہ بناؤ حکام تک رسائی کا تاکہ تم کھا سکو کچھ حصہ لوگوں کے مال کا ظلم کر کے جب کہ تم جانتے ہو (کہ یہ حرام ہے)‘‘۔ اِس آیت میں اللہ رب العزت نے ایک دوسرے کا مال ناحق کھانے اور رشوت کے لین دین سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ دونوں باتیں حرام کمائی کے زمرے میں آتی ہیں۔

حرام کمائی صرف ایک مذہبی جرم نہیں بلکہ یہ معاشرے کے اندر ظلم فساد بدامنی اور تشدد کے فروغ کا ایک ذریعہ ہے۔ حرام کمائی کی مختلف صورتوں نے اِس وقت ہمارے معاشرے کو بری طرح سے فساد و بدامنی سے دوچار کر رکھا ہے۔ تاجر برادری اور کاروباری طبقے سے جبری بھتہ وصول کرنے والا‘ دکانوں پر پرچیاں پھینکنے والا بھتہ نہ دینے پر اُس تاجر کی دکان یا اُس کے گھر پر دستی بم پھینکنے والا یا اُسے مار ڈالنے والا صرف حرام نہیں کماتا‘ بلکہ معاشی سرگرمیوں کو تباہ کرنے‘ معاشرے میں خوف و ہراس پھیلانے کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ اسی طرح گن پوائنٹ پر لوگوں کو لوٹنے والا، اغوا برائے تاوان کی وارداتیں کرنے والا، پیسہ لے کر لوگوں کو قتل کرنے والا صرف حرام نہیں کماتا‘ بلکہ دہشت گردی اور تخریب کاری کو ہوا دے کر معاشرے کو فساد زدہ کر دیتا ہے۔ پیسے لے کر جھوٹی گواہی دینے والا‘ پیسہ لے کر عدل کے خلاف فیصلہ دینے والا یا فیصلہ میں بلاوجہ تاخیر کرنے والا، لوگوں کی زمینوں پر ناجائز قبضہ کرنے والا انتقام کی ایسی آگ بھڑکاتا ہے کہ لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کی جیبیں کترنے والا اور رشوت لے کر کام کرنے والا سرکاری افسر صرف حرام نہیں کھاتا‘ بلکہ ایک بے قصور انسان سے رزق کا لقمہ بھی چھین لیتا ہے جو محنت مزدوری اور خون پسینے کی کمائی سے چند سو روپے کماتا ہے۔ حکومت کے تعمیراتی فنڈ میں گھپلا کرنے والا صرف حرام نہیں کھاتا‘ بلکہ ناقص پل‘ عمارتیں بنا کر سینکڑوں لوگوں کی جان کو بھی ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ کمیشن کھا کر ناقص سامان ملک کے لئے درآمد کرنے والا پوری قوم کو اذیت دینے کا باعث بنتا ہے۔ فحش مواد پر مشتمل مووی اور سی ڈی بیچنے والا صرف حرام نہیں کماتا‘ بلکہ فحاشی کی ایک ایسی آگ لگاتا ہے جس کی زد میں کئی انسان وحشی جانور بن کر معصوم بچیوں پر ظلم کرتے ہیں اور یہ ظلم صرف زنا سے ہی نہیں‘ پیار و محبت کے ناٹک سے بھی ہوتا ہے جس کی وجہ سے معصوم لڑکیوں کی نفسیات بگڑ جاتی ہے اور ان کی آئندہ ازدواجی زندگی بھی شکوک و شبہات کی نذر ہو جاتی ہے۔

اسی طرح سے ہر حرام کمائی کی تہہ میں ظلم‘ زیادتی‘ بے گناہوں کا خون‘ تشدد اور نفرت انگیز مناظر ملیں گے۔ اِسی لیے اللہ تعالیٰ نے شریعت کی خلاف ورزی کو ’’فساد فی الارض‘‘ قرار دیا ہے۔ فساد صرف یہی نہیں کہ خون کی ندیاں بہیں‘ چوری اور ڈکیتی ہو‘ خانہ جنگی اور مذہبی لوگوں کی قتل و غارت گری ہو‘ بلکہ یہ بھی فساد ہے کہ کلرک رشوت کے بغیر کوئی کام نہ کرے‘ استاد، پروفیسر د لیکچرار کالج کی بجائے اپنے گھر پر ٹیوشن پڑھانے میں زیادہ دلچسپی رکھے‘ سرکاری ڈاکٹر سرکاری ہسپتال میں بیٹھ کر مریضوں کا صحیح علاج کرنے کے بجائے شام کو اپنی پرائیویٹ کلینک پر مریضوں کو بلائے، دوائی بنانے والے اداروں سے تحائف کی رشوت لے کر ان کی مہنگی دوائیں مریضوں کو خریدنے پر مجبور کرے۔ ایک دوسرے کے مال کو حرام طریقے سے کھانے کی سب سے بڑی مثال اس دور میں جہیز ہے۔ یہ رسم و رواج کے نام پر ایک دوسرے کو بلیک میل کرنا اور مشقت میں ڈالنا ہے۔ آج کوئی بھی شخص اپنی بیٹیوں کی شادیوں پر جہیز دینے کے لئے جھوٹ‘ چوری اور رشوت وغیرہ کے ذرائع اختیار کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔

احادیث مبارکہ میں بھی حرام خوروں اور رشوت خوروں کی نہ صرف مذمت کی گئی ہے بلکہ اُن پر لعنت کی گئی ہے اور اِن کے بھیانک نتائج سے لوگوں کو متنبہ کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جو بھی گوشت پوست مال حرام سے بڑھتا اور پروان چڑھتا ہے تو اُس کے لئے دوزخ کی آگ ہی زیادہ موزوں ہے‘‘۔ ایک اور حدیث میں آپؐ کا ارشاد گرامی ہے ’’گوشت کا جو ٹکڑا مال حرام سے پروان چڑھے وہ جنت میں ہرگز داخل نہ ہوگا‘‘۔ صحیح مسلم میں رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے مال ناجائز طریقے سے کھانے سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا‘ ’’میری بات غور سے سنو‘ زندگی کا مزا پا جاؤ گے۔ سنو! ظلم نہ کرنا‘ سنو! ظلم نہ کرنا‘ سنو! ظلم نہ کرنا‘ کسی شخص کا مال اس کے دل کی خوشی کے بغیر لینا حلال نہیں۔‘‘ پھر فرمایا ’’جس نے اپنے بھائی کا مال جھوٹی قسم سے ہتھیا لیا‘ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے‘‘۔

رشوت کی مذمت اور اُس کے لینے اور دینے والوں پر اللہ کے رسول ﷺ نے بڑی سخت وعیدیں ارشاد فرمائی ہیں۔ سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’رشوت دینے اور لینے والے پر اللہ کی لعنت برستی ہے۔‘‘ معجم طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’رشوت لینے اور دینے والا دونوں ہی دوزخ میں جائیں گے۔‘‘

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حلال کمائی کے ذرائع اختیار کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور کمائی کے حرام ذرائع سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

ادب! اے جوشِ غم!

ماہر القادری

محبت عرش و گردوں ساز بھی ہے
محبت فرش پا انداز بھی ہے!
خموشی پردہ دارِ راز بھی ہے!
یہی ظالم مگر غماز بھی ہے!
ادب اے جوشِ غم! جوشِ تمنا!
حریمِ دل، حریمِ ناز بھی ہے!
یہی انجام کا مارا ہوا دل
ہلاکِ عشرتِ آغاز بھی ہے!
سکوتِ لالہ و گل پر نہ جانا
اسی میں شعلۂ آواز بھی ہے

(ماخوذ: ماہنامہ ’’چراغِ راہ‘‘ ---- مرسلہ: قاضی عبدالقادر)

نبی ﷺ کی محبت...... آخرت کی نجات

ارشاد احمد لاڈک

جس قدر اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اتنی ہی رفتار سے اس کی راہ روکنے کے لیے شیطانی اور ابلیسی قوتیں اس کے خلاف برسرپیکار ہیں، لیکن یہ اتنا ہی ابھرے گا جتنا اسے دبانے کی کوشش کی جائے گی۔ اس وقت ابلیسی ہتھکنڈے اسلام کو دبانے کے لیے عروج پر ہیں۔

کبھی اسلام کو دبانے کے لیے قرآن مجید فرقان حمید میں تحریف کی جسارت کی جاتی ہے اور نیا قرآن ''الفرقان الحق'' متعارف کرایا جاتا ہے۔ کبھی قرآن مجید فرقان الحمید کو شہید کر کے مسلمانوں کے جذبات کو ابھارا جاتا ہے، کبھی نبی آخر الزماں ﷺ کی شان اقدس میں گستاخانہ کلمات بک کر، کارٹون چھاپ کر اور فلمیں بنا کر گستاخی کا ارتکاب کیا جاتا ہے، کبھی ملعونہ تسلیم نسرین کو کبھی ملعونہ و مردودہ آسیہ کو استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ سب ہتھکنڈے دراصل اسلام کی راہ روکنے کے حربے ہیں۔

پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے جو اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا۔ مگر آج حالات اس ڈگر پر ہیں کہ پاکستان کا نوجوان ہندو مذہب کا رسیا بن گیا ہے۔ آج ہمارے ہاں رہن سہن، لباس و پوشاک، طرز حیات، اُٹھنا بیٹھنا، شادی بیاہ حتیٰ کہ تدفین و تجہیز میں بھی ہندوانہ کلچر جھلکتا نظر آتا ہے۔ یہ سب کچھ اس لیے ہو رہا ہے کہ ہم مسلمان ابن مسلمان تو ہیں مگر عقیدۂ توحید، اسلام اور سیرت رسول اکرم ﷺ سے قطعاً کوئی آگاہی نہیں ہے۔ مولوی اس وقت یاد آتا ہے جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے کان میں اذان دلوانا، نکاح پڑھوانا اور جنازہ پڑھوانا۔ یہ ہے ہمارا اسلام۔ اللہ اللہ خیر سلا۔

جب لال مسجد میں اسلام کے نام لیواؤں کو شہید کر دیا جاتا ہے، جب جامعہ حفصہ کی معصوم بچیوں کو فاسفورس سے راکھ کر دیا جاتا ہے، جب جرمنی میں ایک عورت کو حجاب اوڑھنے کے جرم میں شہید کر دیا جاتا ہے، جب باجوڑ کے ایک دینی مدرسے کو امریکی گن شپ ہیلی کاپٹروں سے وحشیانہ بمباری کر کے معصوم طالب علموں کو شہید کر دیا جاتا ہے، جب عافیہ صدیقی کو پاکستان سے اغوا کر کے افغانستان میں قید و بند کیا جاتا ہے اور وہ تشدد کیا جاتا ہے کہ آسمان بھی رو پڑتا ہے، پھر امریکا میں ناحق سزا سنائی جاتی ہے تو کوئی بولنے کی سکت و ہمت نہیں کرتا، سب کو سانپ سونگھ جاتا ہے۔

جب پوری کائنات کی مقدس ہستی، ہادیٔ عالم، محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخانہ خاکے بنائے جاتے ہیں۔ تو کسی کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ مگر جب پاکستان کے نجی ٹی وی چینلز پر ایک نام نہاد اور متنازعہ وڈیو فلم چلائی جاتی ہے تو پورا مغرب چیخ اُٹھتا ہے۔ اور جب ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والی ملعونہ آسیہ کو پاکستان کے قانون کے تحت سزا دی جاتی ہے تو پورا عالم کفر اُس کے خلاف کھڑا ہو جاتا ہے۔ غیر مسلموں کا آواز اُٹھانا تو سمجھ میں آتا ہے مگر کچھ نام نہاد مسلمان بھی اس کی دہائی دینے میں سب سے آگے ہوتے ہیں۔

سرکار دو عالم کی محبت و الفت ہمارے ایمان کا جزو لاینفک ہے۔ اگر اس محبت میں کچھ کمی یا کوتاہی رہ جائے تو ہمارا ایمان نامکمل اور ادھورا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تو اپنی محبت بھی نبی اکرم ﷺ کی اطاعت سے مشروط کر دی ہے اور فرمایا ہے:

''(اے محمدؐ) کہہ دیجیے، اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو، تو میری ہی اتباع کرو۔ خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (آل عمران:31)

اگر نبی اکرم ﷺ کی محبت میں کچھ کمی رہ جائے، کچھ کوتاہی ہو جائے تو ہمارا ایمان ہی نامکمل ہے۔

آپؐ کی محبت پر مال و دولت اور اہل خانہ کو تھوڑی سی ترجیح دینے والوں کے لیے بھی قرآن مجید میں واضح تنبیہ ہے:

''اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے، اور تمہارے بھائی، اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ گھر جو تمہیں پسند ہوں، اگر یہ تمہیں اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسولؐ سے اور اس کی راہ میں جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں، تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے۔ اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' (التوبہ:24)

احادیث میں بھی نبی اکرم ﷺ نے اس کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ! مجھے آپؐ اپنے نفس کے سوا ہر چیز سے زیادہ عزیز و محبوب ہیں۔'' اس پر آپؐ نے فرمایا: ''جب تک میں اس کے اپنے نفس سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں، اس وقت تک وہ مومن نہیں ہے۔'' حضرت عمرؓ نے کہا ''پس اللہ کی قسم! اب آپؐ مجھے اپنے نفس سے زیادہ عزیز ہیں۔'' آپؐ نے جواب میں فرمایا: ''اے عمر! اب تم مومن ہو۔'' (بخاری)

ایک دوسری حدیث میں آپؐ نے فرمایا ہے: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا، جب تک میں اس کو اس کے والد سے، اس کی اولاد سے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔'' (بخاری)

اس کا حاصل یہ ہے کہ ایمان مکمل تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب ایک مسلمان پورا مومن ہو اور دنیا کے تمام انسانوں سے، حتیٰ کہ والدین، اولاد اور دنیا کی ہر چیز سے بھی زیادہ اس کو اللہ کے رسولؐ کی محبت و الفت ہو۔

آج جس کو دیکھو دعویٰ کرتا پھرتا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے محبت ہے لیکن اس کا معیار اور کسوٹی پر کوئی پورا نہیں اترتا۔ اس کی شرط اولین یہ ہے کہ آپؐ کی سنت سے محبت کی جائے، کیونکہ آپؐ کا ارشاد مبارک ہے کہ:

''جس نے میری سنت سے محبت کی گویا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں

میرے ساتھ ہوگا۔"

ہمیں چاہیے کہ ہم اُس نبی کریم ﷺ کی سنت پر اپنی جانیں قربان کریں جس کا امتی بننے کی خواہش دوسرے انبیاء علیہم السلام نے کی ہے۔ مگر ہم ہیں کہ غیروں کی نقالی کر کے خوش ہوتے ہیں ان کی ہر ادا اپنائی ہوئی ہے صرف دور ہیں تو نبی کی سنت سے۔

غیر مسلموں نے تو تہیہ کر لیا ہے کہ مسلمانوں کے دل سے اسلام، قرآن اور پیارے نبی کی عزت وعظمت کو مٹایا جائے اور وہ اس پر سر دھڑ کی بازی لگانے میں مصروف عمل ہیں۔ چنانچہ اب وہ اپنی تمام توانائیاں اس پر صرف کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کے دلوں سے حضور اکرم ﷺ کی محبت کو کھرچ کھرچ کر نکال دیا جائے۔ کبھی وہ آپؐ سے منسوب خاکے انٹرنیٹ پر لے آتے ہیں اور کبھی بدبودار منہ سے آپؐ کی شان میں نازیبا اور گستاخانہ الفاظ نکالتے ہیں۔ ان کو ایک بات ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ مسلمان عملی طور پر کتنا ہی کمزور اور دین سے کتنا ہی دور ہوں لیکن ان کے دل سے اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت کوئی نہیں نکال سکتا۔

ہمارے ملک میں این جی اوز برساتی مینڈک کی طرح نظر آتی ہیں۔ دین دشمن روشن خیال طبقہ اور نام نہاد دولت پرست سب مغرب کی کاسہ لیسی میں ایک دوسرے سے بازی لینے میں مصروف ہیں۔ یہ سب مغربی ایجنڈا پورا کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ انہی لوگوں نے تو حدود آرڈیننس میں ترمیم کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کی اور میڈیا کے ذریعے سے اسے اتنا عام کیا کہ ترامیم کرا کے ہی دم لیا۔

❁❁❁❁

نمازِ تراویح میں دورۂ ترجمہ قرآن کے ساتھ ساتھ دن کے اوقات میں
(مرد حضرات کے لیے) بنیادی دینی علوم سے آگاہی کا موقع
مرکزی انجمن خدام القرآن کے شعبۂ تدریس کے زیر اہتمام

یکم رمضان سے

"فہمِ دین" رمضان کورس"

کا آغاز ہو رہا ہے! (ان شاء اللہ)

بیرون لاہور سے تشریف لانے والے حضرات کے لیے ہاسٹل کی سہولت موجود ہے۔

- منتخب نصاب: (قرآن حکیم کی فکری وعملی رہنمائی)
- سیرۃ النبی ﷺ
- اقبالیات

- اُصول التوحید
- توسیعی محاضرات (فرائض دینی، تزکیہ، حیاء، جہاد، سیکولرازم، قرآن مجید کے حقوق)

دورانیہ: ایک ماہ **اوقات تدریس:** عصر تا مغرب (سوموار تا جمعرات)

داخلہ کے خواہشمند حضرات قرآن اکیڈمی K-36، ماڈل ٹاؤن، لاہور کے استقبالیہ سے داخلہ فارم حاصل کریں اور وہیں جمع کرا دیں۔

30 جون تک رجسٹریشن لازماً کروالیں

برائے رابطہ: قرآن اکیڈمی
K-36، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ فون: 3-042-35869501
Email:irts@tanzeem.org
0307-5485710 (رابطہ)

حفظ اوقات

علامہ عبد الرحمٰن ابن الجوزی

میں نے عام لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے اوقات کو مختلف طریقوں سے برباد کر دیتے ہیں۔ اگر رات لمبی ہوئی تو بے فائدہ باتیں کر کے یا ناول اور فضول تاریخ وغیرہ کے مطالعہ میں اور اگر دن لمبا ہوا تو سو کر پورا کرتے ہیں اور دن کے دونوں کناروں (صبح وشام) کے وقت دریا کے کنارے یا بازاروں میں گزارتے ہیں۔ میں ایسے لوگوں کو ان لوگوں سے تشبیہ دیتا ہوں جو کشتی میں سوار باتوں میں اس طرح مشغول ہوں کہ کشتی چل رہی ہو اور ان کو کچھ احساس نہ ہو۔ ایسے لوگ بہت کم ملے جنہوں نے وجود کا معنیٰ سمجھا ہو اور درحقیقت یہی وہ لوگ ہیں جو توشہ کی تیاری اور کوچ کی فکر میں ہیں لیکن ان میں بھی آپس میں تفاوت ہے جس کا سبب آخرت میں چلنے والے سکے کے متعلق معلومات کی کمی اور زیادتی ہے۔ کیونکہ جو لوگ بیدار مغز ہیں وہ وہاں چلنے والے سکون کے متعلق پوری معلومات رکھتے ہیں۔ اس لئے انہیں زیادہ مقدار میں حاصل کرتے ہیں اور جو غافل ہیں انہیں جو ملتا ہے سب لے لیتے ہیں اور بغیر رہبر کے سفر میں نکل پڑتے ہیں۔ پھر کتنے ایسے ہیں جن پر لوٹ پڑ گئی اور وہ مفلس رہ گئے۔ زندگی کے موسم میں اللہ کا لحاظ کرو اور موقع کے فوت ہونے سے پہلے تیاری کر لو، علم کو گواہ بناؤ، حکمت سے استدلال کرو، زمانہ سے مقابلہ کرو، لوگوں سے مناقشہ کرو اور توشہ کا سہارا حاصل کرو۔ قافلہ کا حُدی خواں آواز لگا رہا ہے، اب جس نے اس کی صدا نہیں سمجھی وہ ندامت اُٹھائے گا۔ (ماخذ: "مجالس جوزیہ")

دعائے صحت کی اپیل

زین العابدین جواد (مرحوم) سابق صدر انجمن خدام القرآن سندھ کے صاحبزادے سہیل عابد جواد عارضۂ قلب میں مبتلا ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

قارئین و رفقائے تنظیم سے بھی ان کے لئے دعائے صحت کی اپیل ہے۔

((اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا))

پاکستان میں دہشت گردی...... آخر کب تک؟

خلافت فورم میں فکر انگیز مذاکرہ

مہمانانِ گرامی: ڈاکٹر سید وسیم اختر (امیر جماعت اسلامی پنجاب)
ڈاکٹر غلام مرتضیٰ (سینئر رہنما تنظیم اسلامی)

میزبان: وسیم احمد
مرتب: فرقان دانش

سوال: کراچی ایئرپورٹ پر ہونے والی دہشت گردی اور ایران سے آنے والے زائرین پر حملہ کیا طالبان سے مذاکرات کی ناکامی کا شاخسانہ ہے؟

وسیم اختر: یہ جو واقعات ہوئے ہیں یا اس سے پہلے بھی اس طرح کے معاملات ہوئے ہیں ان کی تمام دینی جماعتیں بشمول جماعت اسلامی بھرپور مذمت کرتی ہیں۔ یہ بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ یہ امریکہ اور اس کے حواریوں کی جنگ کے اندر پاکستان کو جھونکنے کا نتیجہ ہے۔ تاہم جو لوگ بھی ان معاملات کو پلان کرتے ہیں وہ کوئی دین کی خدمت نہیں کرتے۔ اگر ان کی طرف سے بات آتی ہے کہ شریعت نافذ کرنی ہے تو یہ طریقہ کار ٹھیک نہیں ہے۔ ان واقعات میں معصوم جانیں جاتی ہیں۔ ایئرپورٹ کے واقعہ میں کئی قیمتی جانیں گئیں۔ تافتان کے بارڈر پر خودکش حملہ آور نے اپنے آپ کو بلاسٹ کیا جس میں 24 افراد اپنی جانیں ہار گئے۔ بلوچستان میں سیکورٹی کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی اور اس میں دو سیکورٹی اہلکار ہلاک ہو گئے۔ اس طرح KPK میں بھی ایک واقعہ ہوا ہے۔ یہ ایک تسلسل سے ہو رہا ہے۔ ایئرپورٹ والا جو واقعہ ہوا ہے طالبان نے اس کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ اس حوالے سے لگتا ہے کہ یہ مذاکرات کی ناکامی کا نتیجہ ہے۔ اس بارے میں حکومت کو یہ ضرور سوچنا چاہیے کہ ان واقعات سے دنیا میں ہمارے بارے میں ایک غلط پیغام جا رہا ہے۔ حکومت اس حوالے سے سنجیدہ نہیں ہے۔ ایئرپورٹ کے واقعہ کے بارے میں وزیراعظم کے مشیر طارق عظیم نے پہلے کہا کہ طیاروں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ حالانکہ ابتدا میں یہ بات آئی تھی کہ کچھ طیاروں کو گولیاں لگی ہیں۔ اب سامنے آ گیا ہے کہ 2 طیاروں کو نقصان ہوا ہے۔ یہ بھی اچھا رویہ نہیں ہے۔ قوم کے سامنے سچ رکھنا چاہیے۔ آپ جب سچ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں، اس سے گورنمنٹ کی اپنی Credibility مشکوک ہو جاتی ہے اور پھر لوگ ان کی کسی بات پر یقین نہیں کرتے۔ کم از کم گورننس لیول پر یہ نہیں ہونا چاہیے۔ لوگوں کو پوری حقیقت بتانی چاہیے۔ یہی کچھ مذاکرات کے حوالے سے ہوا ہے۔ مذاکرات کا پراسس شروع ہوا تو آخری APC جس میں ساری جماعتیں (دینی، سیاسی اور عسکری قیادت) شریک تھیں، وہاں مذاکرات کا فیصلہ ہوا تھا۔ پھر مذاکرات شروع ہوئے۔ پہلے گورنمنٹ نے ایک ٹیم تشکیل دی بعد میں حکومت نے وہ ٹیم ہی تبدیل کر دی۔ اس کے بعد میجر عامر Back out کر گئے کہ جس طرح معاملات چل رہے ہیں، میں اس کا حصہ نہیں بننا چاہتا۔ یہ تین باتیں تو مذاکرات کے حوالے سے سامنے آئیں۔ چوتھی بات وزیراعظم صاحب نے کہی کہ کچھ قوتیں مذاکرات کے پراسس کو سبوتاژ کرنا چاہتی ہیں۔ اس پر جماعتِ اسلامی نے بھی ایک موقف اپنایا تھا کہ آپ وزیراعظم ہیں، آپ کے پاس ساری انفارمیشن ہے۔ لہٰذا قوم کو اعتماد میں لیں اور بتائیں کہ کون سی قوتیں مذاکرات کو سبوتاژ کرنا چاہتی ہیں۔ مختصر یہ کہ اس معاملے کو شروع ہی سے سنجیدگی سے نہیں لیا گیا، جس کی وجہ سے مذاکرات کی گاڑی منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی ٹریک سے اُتر گئی۔

سوال: ایران سے جو زائرین آ رہے تھے ان پر حملہ ہوا۔ یہ حملہ بھی دہشت گردی ہے یا فرقہ واریت کی بات ہے؟

وسیم اختر: یہ ساری دہشت گردی ہی ہے۔ ہمارے ملک کے اندر اس طرح کی مذہبی جنونیت عوام کے اندر موجود نہیں ہے۔ دینی اداروں کے اندر بھی جو فرقہ وارانہ معاملات پڑھائے یا اُٹھائے جاتے ہیں وہ بھی اس انتہا تک نہیں جاتے کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوں، کہیں بھی اس انتہا تک تعلیم نہیں دی جاتی۔ نظریاتی اختلافات چلتے ہیں جو ان لوگوں کو ایک گراؤنڈ ضرور فراہم کر دیتے ہیں جو فرقہ واریت کا رنگ دیتے ہوئے کشت و خون کروا دیتے ہیں۔ لیکن اس طرح کی دہشت گردی کا بٹن کسی نہ کسی ایجنسی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ وہ داخلی ہے یا بیرونی اس پر میں بات نہیں کرتا۔ لیکن جب وہ بٹن دبتا ہے تو یہ واقعات شروع ہو جاتے ہیں۔ بٹن پر سے انگلی ہٹتی ہے تو واقعات ختم ہو جاتے ہیں۔

سوال: کراچی ایئرپورٹ پر حملے میں بھارتی ساختہ اسلحہ دہشت گردوں سے برآمد ہوا ہے اور یہ حملہ بھی مہران بیس پر حملے سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔ آپ کے خیال میں اس دہشت گرد کارروائی میں انڈیا کی Involvement کے امکانات ہیں؟

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: نائن الیون کے واقعہ کو 13 سال مکمل ہونے جا رہے ہیں۔ جب نائن الیون کا واقعہ ہوا تھا تو امریکہ نے کہا تھا کہ اب نئی دنیا کا آغاز ہوگا۔ ہمارے ملک میں فرقہ واریت کے واقعات 1990ء کی دہائی میں بھی ہو رہے تھے لیکن شدت نہیں تھی۔ اصل میں اب جو واقعات پاکستان کے اندر رونما ہو رہے ہیں ان کی وجوہات بین الاقوامی ہیں۔ کسی دہشت گرد سے انڈیا کا اسلحہ مل جانا یا کسی اور ملک کا اسلحہ مل جانا، اس بات کا واحد ثبوت نہیں ہے کہ اس واقعہ میں اُس ملک کا ہاتھ ہے۔ وہ اسلحہ ان کو کوئی اور ملک بھی مہیا کر سکتا ہے۔ پاکستان کے اندر ایسے واقعات کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کی جیو پولیٹیکل جغرافیائی صورت حال کی وجہ سے بہت سے ملکوں کے لیے اس کی اہمیت ہے۔ وہ اہمیت اس انداز میں ہے کہ اگر پاکستان میں امن و سکون ہو جائے۔ یہاں پر اس قسم کے واقعات نہ ہوں تو پاکستان اپنے پیروں پر کھڑا ہو جائے گا۔ اپنی پالیسیز خود بنائے گا اور پھر اپنے مفادات کا خیال رکھے گا۔ ایسے حالات اس لیے پیدا کیے جا رہے ہیں کہ پاکستان میں انتشار رہے۔ ہمارا ایٹمی اسلحہ بھی بہت سے لوگوں کو کھٹکتا ہے اور ثابت یہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ پاکستان ایک ناکام ریاست ہے۔ اب یہ جو حالیہ واقعہ ہوا ہے اس کے اثرات عالمی ہو سکتے ہیں۔ کراچی ایک انٹرنیشنل ایئرپورٹ

ہے۔وہاں کا راڈار بہت سی فلائٹس کو گائیڈ کرتا ہے اور اس کا معاوضہ ملتا ہے۔اب اگر یہ فلائٹس بند ہو جائیں تو ملک کا کتنا نقصان ہوگا۔بہرحال ایسے واقعات کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں معاشی استحکام نہ آ سکے۔سیاسی طور پر یہاں عدم استحکام رہے۔خاص طور پر تافتان کے بارڈر پر جو واقعہ ہوا ہے۔اس کا ہماری اندرونی صورت حال سے کوئی تعلق نہیں۔فرقہ واریت ہمارے عوام الناس میں بالکل نہیں ہے۔اب تو تمام مسالک کے راہنما اس سازش کو محسوس کر رہے ہیں اور ملی یکجہتی کونسل کے پلیٹ فارم پر اکٹھے ہوئے ہیں تا کہ ایسے واقعات ہوں تو پورے ملک میں آگ نہ لگ سکے۔یہ تمام پیش بندیاں کی جا رہی ہیں لیکن اس کے باوجود انٹرنیشنل ایجنسیز (افغان سیکرٹ سروس، را، موساد وغیرہ) ان معاملات میں ملوث ہیں۔وہ چاہتی ہیں کہ پاکستان میں کسی بھی طرح امن و سکون نہ ہو تا کہ پاکستان ترقی نہ کر سکے۔

سوال: جس آرگنائزڈ انداز میں دہشت گرد ائیرپورٹ کی حدود میں تین اطراف سے داخل ہوئے اور جتنے Equiped & skilled انداز میں کارروائی کی، کیا ایسا حملہ طالبان کے بس کا روگ ہے؟

وسیم اختر: طالبان کسی ایک گروپ کا نام نہیں ہے۔بلکہ یہ مختلف گروپس پر مشتمل ہے۔جس میں کچھ جرائم پیشہ لوگ بھی داخل ہو گئے ہیں۔آخری APC میں عسکری قیادت بھی موجود تھی۔اس میں عسکری قیادت کی طرف سے تجزیہ میں بتایا گیا کہ طالبان کے 59 گروپ پاکستان میں آپریٹنگ ہیں۔ان میں کئی گروپس ایسے ہیں جن کی باہر سے سرپرستی ہو رہی ہے۔پیپلز پارٹی کے سابقہ دور حکومت میں سوات اور مالاکنڈ میں کچھ دہشت گرد مارے گئے تھے۔جب ان کا پوسٹمارٹم ہوا تو پتا چلا تھا کہ ان کے ختنے نہیں ہوئے تھے۔اس سے پتا چلتا ہے کہ یہ باہر کے لوگ ہیں۔ماضی میں بھی ایسی چیزیں ہمارے سامنے آتی رہی ہیں۔حیدرآباد دکن کے ایک نواب جب انگلینڈ گئے تو انھیں ایک ادارے میں لے جایا گیا۔یہ رپورٹ نوائے وقت میں چھپی تھی۔انھوں نے وہاں دیکھا کہ اس ادارے میں اخلاص کے ساتھ قرآن، حدیث اور فقہ بڑے ذوق و شوق کے ساتھ طلبہ کو سکھائی جا رہی ہے۔قریب تھا کہ اس کے لیے وہ بڑی رقم چندہ کے طور پر دینے کا اعلان کرتے، ان کے ساتھ جو غیر ملکی دوست تھا اس نے کہا آپ نے یہاں کچھ نہیں دینا، میں بعد میں آپ کو اس کی حقیقت بتاؤں گا۔جب وہاں کا دورہ مکمل ہو گیا اور وہ واپس چلے آئے تو انھیں پتہ چلا کہ وہاں جو بچے پڑھ رہے تھے وہ مسلمان نہیں بلکہ یہودی اور عیسائی بچے ہیں جو اس لیے یہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں کہ بعد میں مسلم ممالک کے اندر جا کر تخریبی کارروائیاں کریں گے۔یہ معاملات اتنے سادہ نہیں ہیں۔یہ میں طالبان کو Defend کرنے کے لیے نہیں کہہ رہا ہوں۔ظاہر ہے وہ اس کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں تو ہمیں کچھ کہنے کی گنجائش نہیں رہتی، تاہم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب اس طرح کا کوئی واقعہ ہو جاتا ہے تو وہ اپنا رعب جمانے کے لیے بھی ایسے واقعات کی ذمہ داری قبول کر لیتے ہیں۔ایسے واقعہ کے اصل ذمہ دار جو باہر سے آئے ہوئے ہیں وہ بھی چاہتے ہیں کہ کسی اور کے ذمے لگ جائے اور ہم چھپے رہیں۔لیکن اس کے باوجود عرض کروں گا کہ ایسے حملوں کی طالبان کی اہلیت ہے یا نہیں، بات یہ ہے کہ جب وہ اس کو Own کر رہے ہیں تو صدفی صد ذمہ داری طالبان کے اُوپر آتی ہے۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: یہ مقامی طالبان کا انتقامی غصہ بھی ہے۔جب ان کے گھروں پر بمباری کی جاتی ہے تو ان کے اندر انتقام کی آگ بھڑک جاتی ہے۔اب اگر ان کے اس انتقامی جذبے کا فائدہ اُٹھانے کے لیے کوئی بیرونی ایجنسی ان کے اندر گھس جائے اور ان کو اسلحہ بھی مہیا کرے، نقشے بھی Provide کرے تو ان کو استعمال کر کے پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔اس طرح کی سازشیں حقیقت ہیں کوئی افسانہ نگاری نہیں۔اس میں بیرونی ایجنسیاں ملوث ہیں۔اس قسم کے واقعات کو رول آؤٹ نہیں کیا جا سکتا۔جو دس دہشت گرد مارے گئے ہیں ان کی ڈی این اے رپورٹ کے مطابق وہ ازبک اور چیچن ہیں جو ہمارے قبائلی علاقوں میں رہ رہے تھے۔بہرحال جب کسی آدمی کو بالکل دیوار سے لگا دیا جاتا ہے تو پھر دشمن کے لیے ان کو استعمال کرنا اور بھی آسان ہو جاتا ہے۔

سوال: کراچی ائیرپورٹ جیسے حساس علاقے میں دہشت گردی کی یہ سنگین واردات ہماری انٹیلی جنس ایجنسیوں کی ناکامی نہیں ہے کیا؟

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: اس واقعہ کی جو رپورٹس سامنے آئی ہیں وہ بتاتی ہیں کہ انٹیلی ایجنسیز نے خبردار کیا ہوا تھا کہ یہاں پر اس قسم کی کارروائی ہو سکتی ہے۔لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی ہمارے سامنے آئی ہے کہ انٹیلی جنس ایجنسیز اتنی زیادہ وارننگ جاری کرتی ہیں کہ اب ان کی اہمیت ختم ہو چکی ہے۔یہ کارروائی رات کو ہوئی ہے جس وقت لوگ سست ہو جاتے ہیں۔اس کا انھوں نے فائدہ اُٹھایا۔کارروائی کے لیے پہلے سے پوری طرح منصوبہ بندی کی گئی تھی۔ائیرپورٹ کے آس پاس سافٹ ویلی ہے جہاں سے وہ داخل ہوئے ہیں۔اس کو آپ انٹیلی جنس ایجنسیز کی سستی نہیں کہہ سکتے بلکہ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے ملک میں واقعات اتنے تیزی سے ہو رہے ہیں کہ ایجنسیوں کے لیے ان کو روکنا مشکل ہو گیا ہے۔مثلاً ایک دن پہلے تافتان میں واقعہ ہوا، دوسرے دن یہ ہو گیا۔اس سے پہلے باجوڑ کی طرف بھی واقعات ہوئے ہیں۔افغان فورسز الگ ہماری پوسٹوں پر حملے کر رہی ہیں۔لہٰذا اس واقعہ کو انٹیلی جنس ایجنسیوں کی ناکامی نہیں کہہ سکتے۔

وسیم اختر: میں اس میں یہ اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب وہ لوگ ائیرپورٹ میں داخل ہو گئے اور ریڈ الرٹ والی گھنٹی بج گئی تو بعد میں ہماری سیکورٹی ایجنسیز نے بڑے اچھے طریقے سے معاملے کو ہینڈل کیا اور بہت بڑے نقصان سے بچایا۔کیونکہ جتنا اسلحہ وہ لے کر آئے تھے وہ اگر سارا بلاسٹ کر دیتے تو بہت بڑے پیمانے پر نقصان ہوتا۔یہ ہماری فورسز کی کامیابی ہے اور اس پر ہم انھیں مبارکباد دیتے ہیں کہ انھوں نے بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا۔تاہم جو ہماری انٹیلی جنس ایجنسیز ہیں وہ اطلاع دے کر اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہو جاتیں۔وزیر داخلہ کا بیان ہے کہ 26 انٹیلی جنس ایجنسیاں ہیں۔یہ تمام غریب عوام کی کمائی سے بنائی گئی ہیں۔میں یہ عرض کروں گا کہ صرف خبردار کر دینا ایجنسیوں کا کام نہیں ہے۔یہ تو سب کو پتا ہے کہ ہم اس وقت حالتِ جنگ میں ہیں۔ہماری جنگ امریکہ کے ساتھ ہے۔ہماری جنگ اسرائیل کے ساتھ ہے۔ہماری جنگ بھارت کے ساتھ ہے۔اس جنگ کے مختلف پیرامیٹرز ہیں۔دشمن ہمارے نصاب تعلیم کو تبدیل کرنا چاہتا ہے۔وہ ہمارے پورے کلچر کو تبدیل کر رہے ہیں۔انڈیا نے ہمارے خلاف ثقافتی جنگ شروع کی ہوئی ہے۔انڈیا میں ہمارے چینل نہیں دیکھے جاتے لیکن انڈیا کے ہر چینل کو یہاں دیکھا جاتا ہے۔چینل ہر ملک اپنی روایات کے مطابق بناتا ہے۔اس حوالے سے بھی ہمیں چوکنا رہنا چاہیے۔ہم امریکہ کو کہتے ہیں کہ وہ بڑا آزاد خیال ملک ہے لیکن امریکی عوام کو

ان کے چینلز وہی کچھ دکھاتے ہیں جو ان کی پالیسیز ہیں۔ اس پس منظر میں ہماری ایجنسیوں کا کام یہ ہے کہ ملک میں جہاں بھی کوئی تخریبی کارروائی پلان ہو رہی ہے اس کا پتہ لگائیں۔ یہ ٹھیک ہے اس کو ختم کرنا ان کی ذمہ داری نہیں ہے لیکن یہ ذمہ داری تو ہے کہ کس گھر میں کس گاؤں میں تخریب کار اکٹھے ہیں، اسلحہ پہنچا ہوا ہے، اس کی نشاندہی کریں، اس کے بعد یونیفارم سیکورٹی ایجنسیاں اس کو ختم کرنے کا پلان کریں گی۔ تاہم جو کام ان ایجنسیوں کا ہے اس کے اندر ہماری ایجنسیاں بری طرح ناکام ہیں۔ میں ان کو ذمہ دار سمجھتا ہوں۔ بنیادی طور پر یہ ذمہ داری ہماری انٹیلی جنس ایجنسیز کی ہے۔ مجھے ایک دفعہ ایک ایجنسی کے افسر نے بتایا کہ وسیم صاحب میں آپ کو 15 منٹ میں بتا سکتا ہوں کہ آپ کہاں گئے تھے کس وقت نکلے تھے کون سی گاڑی میں تھے۔ گاڑی کا نمبر کیا تھا۔ جب وہ لوگ یہ سارے کام کرتے ہیں، سیاستدانوں کی ڈائریاں بناتے ہیں پھر ان کو بلیک میل کرتے ہیں۔ اگر ہماری ایجنسیاں یہ کام کر سکتی ہیں تو ان تخریب کاروں کی سرگرمیوں کا بھی پتہ لگا سکتی ہیں۔

سوال: امریکی وزیر خارجہ جان کیری نے کہا ہے کہ القاعدہ ختم ہو جائے گی لیکن پاکستان سے دہشت گردی کا خاتمہ نہیں ہوگا یہ بڑا معنی خیز بیان ہے۔ آپ کے خیال میں آج کل امریکنز القاعدہ کو دہشت گردی سے Exemption کیوں دے رہے ہیں؟

وسیم اختر: میں سمجھتا ہوں کہ القاعدہ امریکہ کی پیدا کردہ ہے۔ نائن الیون سے پہلے کسی نے القاعدہ کا نام تک نہیں سنا تھا۔ اسی طرح میں اس بات پر بھی یقین کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں کہ افغانستان کے پہاڑوں میں رہنے والا اسامہ بن لادن اتنی بڑی کارروائی یہاں بیٹھ کر پلان کر رہا تھا۔ نائن الیون میں القاعدہ کے ملوث ہونے کے کاؤنٹر میں بھی بعض چیزیں آئی ہیں۔ مثلاً یہ کہ ٹوئن ٹاورز کا سٹیل سٹرکچر تھا، اس میں جو دھات استعمال ہوتی ہے وہ 45 سو ڈگری سینٹی گریڈ پر پگھلتی ہے۔ جہازوں کے اندر جو تیل استعمال ہوتا ہے اس کے جلنے سے 15 سو ڈگری کا درجہ حرارت پیدا ہوتا ہے۔ اس درجہ حرارت سے وہ دھات پگھل نہیں سکتی تھی۔ یہ بات اب سامنے آئی ہے کہ وہاں ایک فلور کے اُوپر ایسا ایکسپلوژو تھا کہ جیسے ہی وہ جہاز ہٹ ہوئے تو ایک بٹن دبا دیا گیا جس سے وہ ایکسپلوژو جل اُٹھا اور عمارت کچھ ہی لمحوں میں زمین بوس ہو گئی۔ اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ القاعدہ ان کا برین چائلڈ ہے۔ ایک خیال یہ ہے کہ نائن الیون بھی امریکہ نے خود Develop کیا تھا تاکہ امت مسلمہ کے خلاف ایک بڑی کارروائی کی جا سکے۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: یہ ان کا ایک فاتحانہ بیان تھا کہ القاعدہ کے خلاف ہم نے کارروائی کی اور اسے ختم کر دیا اور ہم کامیاب واپس جا رہے ہیں، جہاں تک پاکستان کا معاملہ ہے وہاں فرقہ واریت اور بہت سے متحارب دھڑے ہیں جو آپس میں برسرپیکار ہیں۔ اگر اس بیان کی گہرائی میں جائیں تو پتا چلتا ہے کہ انھوں نے اپنے ایجنٹ پاکستان میں بھیج دیئے ہیں جو یہاں پر امن قائم نہیں ہونے دیں گے۔ وہ یہ نہیں دیکھ سکتے کہ پاکستان میں امن ہو اور پاکستان اپنے پیروں پر کھڑا ہو۔ ان کی تمام تر کوشش یہ ہے کہ یہاں پر بدامنی پھیلا کر اس خطے میں اپنے مفادات حاصل کریں۔

سوال: گرینڈ قبائلی جرگے نے طالبان سے مذاکرات کامیاب بنانے کے لیے کوششیں شروع کر دی ہیں آپ کے خیال میں یہ کوششیں ملک میں امن لانے کے لیے کارگر ثابت ہو سکتی ہیں؟

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: یہ بات پہلے بھی آ چکی ہے کہ طالبان کسی ایک پارٹی کا نام نہیں ہے بلکہ یہ مختلف گروپ ہیں۔ جہاں تک قبائلی جرگہ کا تعلق ہے ایسی کوششیں پہلے بھی ہوئی ہیں کہ وہاں ایک جرگہ بنے۔ فوج بھی ایک زمانے میں اس کو پروموٹ کرتی رہی ہے۔ فوج کا بھی یہ نقطہ نظر رہا ہے کہ وہاں مقامی لوگ کھڑے ہوں اور وہاں پر امن وسکون ہو۔ اب بھی مذاکرات کا موجودہ حکومت نے جو بیڑا اُٹھایا تھا، اس حوالے سے ہمارا موقف یہی رہا ہے کہ اس کا حل مذاکرات ہی ہیں۔ لیکن افسوس ان مذاکرات میں سنجیدگی سے کوئی پیش رفت نہیں کی گئی۔ دوسری طرف طالبان ہوں یا حکومت کے ارکان دونوں طرف ہم آہنگی نہیں ہے۔ پروفیسر ابراہیم کچھ بیان دیتے ہیں۔ حکومت کے وزراء کچھ کہتے ہیں۔ پہلے یہ باتیں آئی ہیں کہ گورنمنٹ اور فوج ایک پیج پر نہیں ہیں۔ اب میجر عامر صاحب نے بیان دیا ہے کہ جو بھی جرگہ بنایا جا رہا ہے اگر اس میں فوج انوالو نہیں ہوگی تو اس کی کامیابی کے کوئی امکانات نہیں ہیں۔ طالبان کے اندر بھی دو گروپس بن گئے ہیں۔ ایک وہ ہیں جو مذاکرات کے حامی ہیں دوسرے جو مذاکرات نہیں کرنا چاہتے۔ ایسی صورت حال میں گرینڈ جرگہ کیا کرے گا۔ مذاکرات نہ کرنے والے گروپ کو افغانستان کی آشیرباد حاصل ہے۔ افغانستان کے عبداللہ عبداللہ پر جو حملہ ہوا ہے اس کا الزام بھی پاکستان کے اُوپر لگایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ افغانستان کے شمالی اتحاد کے زیر اثر کئی گروپ بھی طالبان میں آ گئے ہیں۔ گرینڈ جرگہ کس کو مذاکرات کی ٹیبل پر لائے گا یہ ایک گھمبیر صورت حال بن چکی ہے۔

سوال: پاکستان میں مستقل امن قائم کرنے کے لیے آپ کے پاس کیا جامع فارمولا ہے؟

وسیم اختر: اس حوالے سے ہمیں کچھ فیصلے کرنے ہوں گے۔ پاکستان میں 97% مسلمان ہیں جو اللہ سے بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ روزانہ 5 دفعہ اللہ کی طرف سے صدا آتی ہے کہ جو کام بھی تم کر رہے ہو اس کو چھوڑ دو اب مسجد میں آ ؤ۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ 3% سے زائد لوگ اس کے اوپر لبیک نہیں کہتے۔ ہمارے مسائل کی اصل وجہ دین سے دوری ہے۔ ہم رب رب کرتے ہیں لیکن اس کو ہر معاملے سے نکال دیتے ہیں۔ ہم نے اس کو چھوڑ رکھا ہے تو اس کے نتیجے میں اس نے ہمیں چھوڑ دیا ہے۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: دوسری جنگ عظیم میں چرچل کے ملک پر حملہ ہوا تھا تو انھوں نے پوچھا تھا کہ کیا اس ملک میں عدل وانصاف ہو رہا ہے؟ بتایا گیا کہ انصاف ہو رہا ہے تو انھوں نے کہا تھا کہ پھر ہمیں کوئی قوم نہیں ہرا سکتی۔ لہٰذا جب تک اس ملک میں اسلام کا نظام عدل وقسط قائم نہیں ہوتا، ہمارے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ جب تک یہاں صحیح اسلامی نظام قائم نہیں ہوگا، لوگوں کو انصاف فراہم نہیں کیا جائے گا، ہمارے حکمرانوں کے اللے تللے ختم نہیں ہوں گے، معاشی استحکام نہیں آ سکتا۔ صحیح عدل وانصاف سیکولر نظام سے نہیں آتا بلکہ اللہ کا نظام نافذ کرنے سے آتا ہے۔ ہمارے لیے مستقل امن کے قیام کا یہی فارمولا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی راہ ہے ہی نہیں۔

(قارئین! اس پروگرام کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی آفیشل ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر خلافت فورم کے عنوان سے دیکھی جا سکتی ہے۔)

☆☆☆☆☆

تنظیم اسلامی ٹوبہ کے تحت امیر حلقہ فیصل آباد کا خطاب عام

14 مئی 2014ء کو بعد نماز مغرب ماڈل ہائی سکول ٹوبہ کی مسجد میں حقیقتِ ایمان کے موضوع پر امیر حلقہ فیصل آباد ڈاکٹر عبدالسمیع کا خطاب ہوا۔ یہ ماہ اپریل میں اسی موضوع پر ہونے والے خطاب کا تسلسل تھا۔ امیر حلقہ کے ہمراہ فیصل آباد اور گوجرہ کے چند رفقاء نے بھی پروگرام میں شرکت کی۔ ڈاکٹر صاحب نے سورۂ حٰم السجدہ کی آیت نمبر 30 کی تلاوت سے گفتگو کا آغاز کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اسلام میں داخلہ اللہ تعالیٰ کو الٰہ واحد ماننے اور حضرت محمد ﷺ کو اس کا رسولؐ ماننے سے ہوتا ہے، لیکن دین کا مطلوب اللہ تعالیٰ کو اپنا رب ماننا ہے۔ آپؐ پر نازل ہونے والی پہلی وحی اور قرآن مجید کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کا تعارف یہی ہے کہ وہ ہمارا رب ہے۔ مکے کے کافر و مشرک اللہ تعالیٰ کو اس کائنات کا خالق، رازق، مدبر اور زندگی اور موت دینے والا مانتے تھے۔ جھگڑا اس وقت شروع ہوا جب انہیں بتایا گیا کہ اللہ ہمارا رب یعنی آقا و مالک بھی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے واضح کیا کہ اگر ہمیں واقعی یہ احساس ہو جائے اللہ ہمارا رب ہے اور ہم اس کے بندے (یعنی غلام) ہیں تو ہم اپنے اندر ایک وقار اور طاقت محسوس کریں گے۔ اللہ کو رب ماننے کا تقاضا ہے کہ اسی سے مانگا جائے۔ اس کے دین کی سربلندی کے لیے کام کیا جائے۔ اس کی وفاداری اختیار کی جائے۔ اسی کی رضا مطلوب ہو اور اسی پر بھروسا کیا جائے۔ کثرت سے استغفار کیا جائے۔ اسی سے پناہ طلب کی جائے۔ اس خطاب کو تقریباً 65 رفقاء و احباب نے سماعت کیا۔ دعا ہے کہ اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اسی کے وفادار بندے بن جائیں۔

حلقہ لاہور شرقی کے تحت ضلع قصور میں مقامی نظم کا قیام

تنظیم اسلامی حلقہ لاہور (شرقی) کے امیر قرۃ العین خان نے 17 مئی 2014ء کو ضلع قصور کا دورہ کیا، اور وہاں تنظیم اسلامی کے رفقاء سے ملاقات کی۔ معاون خصوصی خلیل احمد، معتمد حلقہ عبدالمنان اور عاملہ کے دیگر ارکان اُن کے ہمراہ تھے۔ امیر حلقہ کی قیادت میں وفد کے ارکان صبح سات بجے قصور پہنچ گئے، جہاں رفیق تنظیم جعفر صدیق سے ملاقات ہوئی اور انہی کی ہمراہی میں وفد ایک دیرینہ تنظیمی ساتھی جناب علی احمد کے گھر گئے۔ جہاں ضلع قصور کے دیگر رفقاء تنظیم سے تعارف حاصل کیا گیا۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا اور جناب خلیل احمد نے سورۃ العصر کی روشنی میں اقامت دین کی اہمیت اور ضرورت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ امیر حلقہ لاہور شرقی نے نظم کی ضرورت و اہمیت پر مدلل خطاب کیا اور آخر میں مقامی رفقاء سے مشاورت کے بعد قصور میں منفرد اُسرہ کا عارضی نظم قائم کیا گیا اور مقامی رفقاء میں سے جعفر صدیق کو عارضی طور نظم کا ذمہ دار مقرر کیا گیا ہے۔ (رپورٹ: محمد رفیق چودھری)

منفرد اسرہ جوہر آباد کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی پروگرام

18 مئی 2014ء بروز اتوار منفرد اسرہ جوہر آباد (حلقہ سرگودھا) کے تحت ایک روزہ دعوتی پروگرام کا انعقاد ہوا۔ پروگرام کے لئے سرگودھا سے امیر حلقہ رفقاء کے ہمراہ صبح دس بجے جوہر آباد تشریف لائے۔ نقیب اسرہ جوہر آباد خالد وسیم اپنے رفقاء کے ہمراہ موجود تھے۔ میانوالی سے منفرد رفیق ڈاکٹر شادی بیگ بھی پہنچ چکے تھے۔ رفقاء نے مہمانوں کی چائے کے ساتھ تواضع کی۔ اس کے بعد اس پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا، تو سب سے پہلے پروگرام کے سلسلہ میں مشاورت کا اہتمام کیا گیا۔ امیر حلقہ نے دعوت کی اہمیت و عظمت اور تصحیح نیت پر مختصر اور جامع بیان کیا۔ امیر حلقہ نے مدرسین کو مختلف مقامات پر دعوتی خطاب کے لئے ذمہ داریاں سونپی۔ دفتر تنظیم اسلامی جوہر آباد میں حلقہ کے ناظم تربیت ڈاکٹر جاوید اقبال نے ''فرائض دینی کا جامع تصور'' کے موضوع پر سیر حاصل بیان کیا۔ اس دوران کچھ رفقاء کو مارکیٹوں میں ہینڈ بل تقسیم کرنے کی غرض سے بھیج دیا گیا۔ مرکز میں ہونے والے پروگرام میں کل 30 احباب نے شرکت کی۔ پروگرام کے اختتام پر سوا بارہ بجے رفقاء کو ظہرانہ دیا گیا۔ بعد نماز ظہر امیر حلقہ نے جامع مسجد بلاک نمبر 1 میں ''ہمارا رب ہم سے کیا چاہتا ہے'' کے موضوع پر بیان کیا۔ اسی دوران ڈاکٹر شادی بیگ نے چک نمبر 1 کی جامع مسجد میں سورۃ الحج کی آخری دو آیات کی روشنی میں سیر حاصل بیان کیا۔ بلاک نمبر 1 کی مسجد کے خطیب نے بہت تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین بعد نماز عصر امیر حلقہ نے مسجد غلام زہرہ خوشاب میں ''تقویٰ اور اسلام'' کے موضوع پر سورۃ آل عمران کی روشنی میں بیان کیا۔ ڈاکٹر شادی بیگ نے چک نمبر 7 کی جامع مسجد میں سورۃ الحج کی روشنی میں ہماری ذمہ داری پر گفتگو کی۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد بلال جوہر آباد میں امیر حلقہ نے ''ہمارا دین ہم سے کیا چاہتا ہے'' کے موضوع پر مختصر و جامع بیان کیا۔ بعد نماز عشاء جوہر آباد سے واپسی کا قصد کیا۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام میں شریک رفقاء و احباب کو جزائے خیر و اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور ہم سب کی اس معمولی کاوش کو اپنی بارگاہِ عالیہ میں قبول و منظور فرمائے (آمین) (مرتب: حافظ محمد زین العابدین)

مقامی تنظیم ''نارتھ ناظم آباد'' کراچی میں عطاء الرحمٰن عارف کا بطور امیر تقرر

امیر حلقہ کراچی شمالی کی جانب سے مقامی تنظیم نارتھ ناظم آباد میں تقرر امیر کے لیے موصولہ ان کی اپنی تجویز اور رفقاء کی آراء کی روشنی میں امیر محترم نے مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 5 جون 2014ء میں مشورہ کے بعد عطاء الرحمٰن عارف کو مقامی تنظیم کا امیر مقرر فرمایا:

مقامی تنظیم ''وسطی کراچی'' میں سید محمد سلمان کا بطور امیر تقرر

امیر حلقہ کراچی شمالی کی جانب سے مقامی تنظیم وسطی کراچی میں تقرر امیر کے لیے موصولہ ان کی اپنی تجویز اور رفقاء کی آراء کی روشنی میں امیر محترم نے مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 5 جون 2014ء میں مشورہ کے بعد سید محمد سلمان کو مقامی تنظیم کا امیر مقرر فرمایا۔

ضرورت رشتہ

آرائیں فیملی کی بیٹی، عمر 25 سال، تعلیم بی اے، عالمہ، دیندار، شرعی پردہ کی پابند کے لئے دیندار گھرانے سے عالم/مفتی کا رشتہ درکار ہے۔ ملتان یا گردونواح سے رابطہ فرمائیں۔

برائے رابطہ: 0315-6050988

دعائے مغفرت کی اپیل

- ☆ مقامی تنظیم اسلام آباد شرقی کے ملتزم رفیق ریاض حسین کے سگے بھانجے وفات پاگئے۔
- ☆ مقامی تنظیم بٹ خیلہ کے ملتزم رفیق جناب عارف خان کے بڑے بھائی وفات پا گئے۔
- ☆ حلقہ اسلام آباد کے ناظم بیت المال طاہر حیات کے چچازاد بھائی وفات پا گئے۔
- ☆ قرآن اکیڈمی کے کارکن عبدالغفور کے تایازاد بھائی محمد یٰسین وفات پا گئے۔
- ☆ تنظیم باجوڑ شرقی کے مبتدی رفیق جناب حیات خان کے چچا وفات پا گئے۔

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

قارئین اور رفقائے تنظیم سے بھی ان کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

US pressure is the main catalyst for the operation in North Waziristan

It is all about money and the fear of Washington's backlash

By: Ibn-e-Abdul Haq

Washington's renewed efforts to pressurize Islamabad for a military operation in North Waziristan Agency (NWA) was a major catalyst for the commencement of the mis-adventure and, as usual, the power and money hungry elite of Pakistan's civilian and military leadership gave-in and started the 'Zarb-e-Azb' operation in the region, which is likely to have an extremely seriously fallout for the country.

The recent move by US Congress to link military assistance to Pakistan in the current fiscal year with military operations in North Waziristan, is seen as a frustrated effort by Washington to do what Pakistan has been successfully resisting for the last several years. Although, both the government and the military came up with the usual lame excuses needed to launch an operation, the PTI chief Imran Khan strongly condemned this and called it a US effort to bribe Pakistan to launch military operation in NWA. He and his political party then went silent when it all began.

The PTI chief had already warned that such an operation would be disastrous and "suicidal" for Pakistan. Former Army Chief General (R) Ashfaq Parvez Kayani, who led the Pakistan Army for six really difficult years, resisted all sorts of pressures from the US to launch military operation in NWA. In one of his official statement the ex army chief had made it clear that he would not do any such thing that was not in the interest of Pakistan. General Kayani was of the view that he had conducted military operations only where they were required in the best interest of Pakistan, a laughable statement in itself!

Confirmed media reports are now suggesting that the present military leadership has gone for an all out military operation in NWA, oblivious of the fact that the operation would now have an extremely serious blowback.

On the issue of linking of military and the Coalition Support Fund payment directly to the NWA operation by the US, many political and military analysts have said that the United States is bribing the PML-N government while seeking to discredit the Pakistan Army. Analysts are now referring to the Carl Levin National Defence Authorization Act for the fiscal year 2014-2015 in the US Congress, which links providing military assistance to Pakistan with Islamabad conducting military operations in North Waziristan.

The same analysts are of the view that conducting such a military operation when most of the groups in North Waziristan are open to talks is suicidal as it would now result in the displacement of 0.7 million people. "Those groups who have de-linked themselves from the Tehreek-e-Taliban Pakistan and want dialogue will turn against Pakistan, uniting the militant forces again," they maintain.

Under the Carl Levin National Defence Authorisation Act for fiscal year 2014-2015, the US administration will also have to submit, twice a year, a report on security cooperation with Pakistan. One provision restricts the US secretary of defence from waiving the certification requirements for releasing $300 million of the $900 million Coalition Support Fund.

The secretary, however, can only issue a waiver by certifying that "Pakistan has undertaken military operations in North Waziristan that have significantly disrupted the safe haven and freedom of movement of the Haqqani network."

All in all neither our Political nor Military leaderships have learned their lesson from previous mis-adventures in Swat and South Waziristan, and it seems likely that the outcomes of this operation are going to all but add to the security menace in our country.

خدارا، رمضان ٹرانسمیشن میں سنجیدگی اور متانت کا مظاہرہ کریں!

الیکٹرانک میڈیا کے نام ایک دردمندانہ اپیل

رمضان المبارک نزولِ قرآن کا مہینہ ہے جس میں رب کائنات کی لامحدود رحمتیں بارش کی مانند برستی ہیں۔ لیکن افسوس کہ ہمارے بعض ٹیلی ویژن چینلز اپنی ریٹنگ بڑھانے کے لیے رمضان ٹرانسمیشن کے عنوان کے تحت پروگراموں کو دلکش بنانے کی خاطر اس ماہ کے تقدس کو پامال کرتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ ایسے پروگراموں میں جید علمائے کرام اور مستند سکالرز کو بلایا جائے اور ان سے روزے کے مسائل کے ساتھ ساتھ رمضان المبارک اور قرآن حکیم کے فضائل پر گفتگو کی جائے جس سے ناظرین کو اس ماہ کی اہمیت اور فضیلت کا اندازہ ہو اور وہ ان سے بھرپور طور پر استفادہ کرکے دین و دنیا کی سعادتیں حاصل کرسکیں۔ لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ اس ماہِ مقدس میں بعض ٹی وی چینلز پر دینی پروگرام کے عنوان سے سٹیڈیم نما سٹوڈیوز میں عورتوں اور مردوں کی مخلوط محفلیں سجائی جاتی ہیں۔ انتہائی غیر سنجیدہ انداز میں سوال و جواب ہوتے ہیں۔ صحیح جواب دینے والے ناظرین کی طرف نہایت مضحکہ خیز انداز میں انعامات اچھال کر محفل کو دانستہ طور پر مزاحیہ رنگ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ مرد و زن کے قہقہوں کی بارش ہوتی ہے والہانہ انداز سے تالیاں پیٹی جاتی ہیں —— آیئے غور کریں کہ ہم ثواب کمانے کی بجائے، دینی شعائر کا تمسخر اڑا کر' کہیں عذابِ خداوندی کو دعوت تو نہیں دے رہے!!!

من جانب: **تنظیمِ اسلامی** پاکستان

بانی: ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ
امیر: حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ